بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45

21 تا 27 شعبان 1435ھ — 20 تا 26 جون 2014ء

شمارہ: 25

حکومت محبِ وطن ناراض بلوچوں سے مخلصانہ مذاکرات کرے

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

مدینہ منورہ میں شیخ الحدیث کے ساتھ چند لمحات!

موسمِ گرما کی چھٹیاں کیسے گزاریں؟

طائفہ منصورہ کون؟

قرآن وسنت کی روشنی میں

- مطلقہ بیوی کی بہن سے نکاح کرنا.....؟؟
- سوتیلی والدہ کی بیٹی سے شادی کرنا.....؟؟
- حرام کمائی سے اخراجات پورے کرنا.....؟؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث یوتھ فورس
و اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن شیخوپورہ
کے زیر اہتمام

مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری
مناظر اسلام و عوام

مولانا حافظ عبدالبسیط شیخوپوری
حفظہ اللہ

قاری عبدالرحمن حافظ شیخوپوری

کہئے اور ایمان تازہ فرمائیے

عظیم الشان 10 سالانہ تقسیم اسناد و انعامات

قرآن و سنت کانفرنس

بسلسلہ تکمیل صحیح بخاری شریف

تقریب ختم بخاری ان شاء اللہ

بتاریخ 21 جون 2014 بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء

حمد و نعت

قاری محمد منشاء

اھلاً وسھلاً مرحبا

بمقام

جامع مسجد ربانی اہلحدیث بتی چوک شیخوپورہ

درس صحیح بخاری

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء بقیۃ السلف

محترم جناب مولانا حضرت حافظ محمد عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ

ارشاد فرمائیں گے

مقررین حضرات

شیر ربانی حافظ مولانا عبدالعلیم نزدانی حفظہ اللہ

مقرر بے باک خطیب نوجوان محترم جناب مولانا حضرت حافظ محمد یوسف پسروری حفظہ اللہ

آف لاہور

صاحب

ہمنوا آف

مقرر انقلاب عظیم اسکالر محترم جناب مولانا سید عتیق الرحمن محمدی حفظہ اللہ

آف راولپنڈی

مدرسین جامعہ ہذا

مولانا محمد اشفاق حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ ہذا

مولانا حافظ محمد نعیم ربانی حفظہ اللہ

شیخ التفسیر جامعہ ہذا

مولانا حافظ ناصر محمود حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ ہذا

مولانا قاری محمد عمران حفظہ اللہ

شیخ القرآن جامعہ ہذا

امسال صحیح بخاری مکمل کرنے والی طالبات

بنت محمد اسحاق گجر بتی چوک
بنت وحید طاہر احمد پورہ
بنت مبارک علی پرانا شہر
بنت وحید قیصر احمد پورہ
بنت محمد منشاء ڈوگر بھٹی ڈھلواں
بنت محمد اختر علوی فیصل آباد روڈ
بنت عبدالرشید اسلام پورہ

مجموعہ فہم القرآن والسنۃ (ایک سالہ کورس) سے سند فراغت حاصل کرنے والی طالبات

زوجہ طارق محمود کیسری پارک
بنت محمد سرور بتی چوک
بنت عبدالرزاق معراج پورہ
بنت عبدالمجید آرائیانوالہ
بنت محمد مشتاق علی پارک
بنت محمد اکرم علی پارک
بنت محمد اکبر سلطانپورہ
زوجہ عبداللطیف جیون پورہ
بنت محمد اختر شیش محل
بنت سعید صدیقیہ کالونی
بنت اللہ دتہ انجرانوالہ

تعارف

جامعہ ہذا اسلامیہ اہلحدیث برائے طلباء و طالبات منعقدہ مسجد ربانی بتی چوک شیخوپورہ

☆ ناظرہ و حفظ القرآن الکریم برائے طلباء و طالبات ☆ درس نظامی و فاق المدارس السلفیہ برائے طالبات (5 سالہ کورس) ☆ ترجمۃ القرآن الکریم برائے طلباء و طالبات ☆ شعبہ فہم القرآن والسنہ برائے طالبات (1 سالہ کورس) ☆ شعبہ فہم اسلام (سہ کورس) ☆ فن خطابت میں مہارت کیلئے تربیتی و اصلاحی پروگرامز کا انعقاد ☆ اسلامیہ کتب و کیسٹ لائبریری ☆ **الحمد اللہ** جامعہ ہذا کو ماہر محنتی 5 معلمین اور 8 معلمات کی خدمات حاصل ہیں جنکی زیر نگرانی تمام شعبہ جات کی کلاسز کا سلسلہ جاری ہے اس لئے محترم والدین سے گزارش ہے کہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے جامعہ ہذا میں داخل کروائیں

ضروری نوٹ

مدارس، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کیلئے موسم گرما کی تعطیلات کا بہترین مصرف چوتھا سالانہ **فہم اسلام سمر کورس** مدرسہ ہذا میں سابقہ روایات کے مطابق بڑے زور و خشوع سے منعقد ہو رہا ہے ان شاء اللہ

☆ آغاز کورس 23 جون بروز سوموار 2014 ☆ اختتام کورس 18 جولائی بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح 9 بجے تا 11 بجے تک ان شاء اللہ ☆ نیز 5 سال سے لیکر 12 سال تک کے بچوں کیلئے الگ کلاس کا اہتمام کیا گیا ہے ☆ داخلہ کیلئے ایک ہفتہ پہلے رابطہ فرمائیں

انتظامیہ جامعہ اسلامیہ و جامع مسجد ہذا

برائے رابطہ 0300 4875122

دیدہ زیب و خوبصورت اشتہار بنوانے کیلئے تشریف لائیں
عاصم پرنٹنگ پریس
محمد زبیر عابد
0321 0332 0302 4596975 0345 4519179
asimgraphic@gmail.com
نزد مسجد حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری والی بتی چوک شیخوپورہ

مغرب کی اسلام دشمنی!

اس میں شک نہیں کہ آج دنیائے انسانیت بے شمار مصائب و آلام سے دوچار ہے۔ خودغرضی، غریب اقوام کو لوٹنے میں مقابلہ و مسابقت، تمیز رنگ و نسل اور آسمانی تعلیمات سے فرار نے ایک ایسی خطرناک صورت اختیار کر لی ہے جس کا علاج امریکہ، چین اور اقوام متحدہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ آج انسانوں کو ایک ضابطہ حیات کا پابند بنانے کے لئے ایک عظیم تر اخلاقی کنٹرول کی ضرورت ہے جس کا دوسرا نام مذہب ہے اور جس کی کامل ترین صورت اسلام ہے۔ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلَامُ ○ (آل عمران:۱۹)

سوویت یونین کے انحطاط کے بعد امریکہ اگرچہ دنیا کا واحد ''تھانیدار'' بنا ہوا ہے مگر عالم اسلام میں بیداری کی ایک لہر بھی پیدا ہو چکی ہے۔ پھر اسلام کی حقانیت کے پیش نظر یورپ، امریکہ اور دوسرے ممالک سے غیر مسلم بڑی تعداد میں اسلام کے دامن توحید سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ امریکی اور یورپین مفکرین کا خیال ہے کہ احیاء اسلام کی لہر کو روکنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اسلام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کیا جائے اور اسلامیانِ عالم کو سیاسی اور اقتصادی طور پر پسماندہ کر دیا جائے۔ ان کی یہ غلط فہمی ہے کہ اس طرح اسلام اپنا رخ بدل لے گا۔ ہمیں تو یقین کامل ہے کہ اسلام آگے بڑھتا ہی رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا راستہ روک نہیں سکتی۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (صف:۸)

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ..... پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ حقیقت ہے کہ پسماندہ اقوام کا مغرب پر اقتصادی انحصار آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ برطانیہ خود اقتصادی مسائل سے دوچار ہے۔ پھر متعدد مسلمان ریاستوں کو پٹرولیم کے خزائن نے مغرب کو بھی ان کا محتاج بنا دیا ہے۔ پھر بہت سے مسلمانوں کے سرمایہ سے یورپ اور امریکہ کے بینک آباد ہیں۔ یہ بات تو درست ہے کہ مغرب کی یورش اور تہذیب نے مسلمانوں کی ثقافت اور ان کی قدروں کو نقصان ضرور پہنچایا ہے مگر مسلمانوں کا یہ اعتماد کبھی ختم نہیں ہوا کہ اسلام دنیا کا برحق دین، تمام ادیان سے برتر اور عالمگیر صداقتوں کا امین ہے۔ یہ بھی اسلام کی حقانیت ہے کہ آج برطانیہ میں گرجے فروخت ہو رہے ہیں اور وہاں مسجدیں آباد ہو رہی ہیں۔ مغربی تہذیب جسے اہل مغرب انسانی تخیل کی انتہائی پرواز اور انسانی علم و عمل کی معراج سمجھتے ہیں۔ اب وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ ایسے عالم میں بعض قومیں تہذیب و ترقی کے اصول ان کھنڈرات میں ڈھونڈ رہی ہیں ع

بات بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہ بنے

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ اہل یورپ نے سائنس کی دنیا میں بڑی ترقی کی ہے مگر اس کی تہذیب دم توڑ رہی ہے۔ اس کی تہذیب میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں۔ جنسی آوارگی نے اخلاقی قدروں کو پامال کر دیا ہے۔ وہاں شرم و حیاء کی تمام پابندیوں سے عورت آزاد ہے۔ وہ مردوں کے میدان کار میں برابر حصہ لیتی ہے۔ اس کے فطرتی نسوانی خواص تو مخلوط تعلیم گاہوں میں مضمحل اور بے حس کر دیئے جاتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ مغرب کی بے لگام آزادی دراصل عورت کی بربادی ہے۔

مغرب کی اسلام دشمنی عام ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مغربی ممالک اسلامی دنیا کے قدرتی وسائل اور افرادی قوت سے خائف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان قوم کو معدنی دولت، افرادی قوت کے ساتھ ساتھ ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا ہے۔ اگر انہیں صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے مواقع میسر آجائیں تو وہ فکری انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مغربی طاقتیں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلامی ممالک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی دوڑ میں پسماندہ رکھنا چاہتی ہیں، اس لئے کہ مسلمانوں کی ترقی' مغرب کی اجارہ داری کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ مغرب کی اسلام اور مسلمان دشمنی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ تہذیب و تمدن، جمہوریت اور انسانی حقوق کے یہ علمبردار فلپائن، بوسنیا، کشمیر، برما، بھارت اور فلسطین کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف آواز

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
موسم گرما اور چھٹیاں (خطبہ حرم)	6
قادیان میں پہلا جلسہ اسلامیہ	8
علمائے حدیث کے ساتھ چند روز	10
اسلام میں پڑوسی کے حقوق	12
طائفہ منصورہ..... اہل حدیث	13
دشنام طرازی کی ممانعت	17
تحیۃ المسجد کے احکام	19
مبارک اور پاکیزہ تحفہ	21
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کی سیاسی پالیسی	22
یادرفتگان	23
مولانا عبدالاعلیٰ درانی کی آمد	24
طب و صحت	25
اخبار الجماعۃ	27

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اٹھانے کے روادار نہیں۔ مغرب کی پشت پناہی سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جس بڑے پیمانے پر ان ممالک میں کی جا رہی ہیں اس کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ طاغوتی طاقتوں کا استحصالی نظام جلد یا بدیر ختم ہو کر رہے گا اور ان شاء اللہ یہ وقت آئے گا ؎

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

سانحۂ کراچی

8 جون رات کے 11:15 بجے قائداعظم انٹرنیشنل ائیر پورٹ کراچی پر دہشت گردوں کے حملہ سے 18 اہلکار شہید اور 24 زخمی ہو گئے۔ جبکہ جملہ دس دہشت گرد، خودکش دھماکوں اور سکیورٹی فورسز کی جوابی کارروائی میں مارے گئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق تحریک طالبان نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ تجزیہ نگار حضرات کے مطابق دہشت گرد پاکستان کا شہری ہوا بازی نظام مفلوج کرنا چاہتے تھے مگر اے ایس ایف، رینجرز اور مسلح افواج نے دہشت گردوں کے منصوبے کو ناکام بنا دیا جو یقیناً لائق تحسین ہے۔ رینجرز کے مطابق دہشت گردوں کے زیر استعمال اسلحہ بھارتی ساختہ تھا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھارتی اسلحہ کی تربیت کس نے اور کہاں دی گئی؟؟

غور وفکر کی بات ہے کہ ائیر پورٹس پر سکیورٹی کے سخت انتظامات کے باوجود کثیر تعداد میں دہشت گردوں کا اسلحہ سمیت ائیر پورٹ ٹرمینل پر پہنچ جانا اور پھر پانچ گھنٹے سے زائد وقت تک مزاحمت جاری رکھنا، سکیورٹی اداروں کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ ائیر پورٹ پر جگہ جگہ تلاشی اور چیکنگ کے باوجود ٹرمینل تک پہنچ جانا ضروری اور شفاف انکوائری کا متقاضی ہے۔ وزیراعظم میاں نواز شریف اور فوج کے سربراہ جنرل راحیل شریف سانحہ کے وقت لحہ لحہ سے باخبر رہے، امید ہے کہ وہ سانحہ کی انکوائری میں تاخیر نہیں ہونے دیں گے۔

باخبر افراد جانتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی جی ایچ کیو راولپنڈی، مہران نیول بیس کراچی، کامرہ ائیر بیس وغیرہ میں دہشت گردی کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ مگر ہم نے ان سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ اب بڑی احتیاط اور حالات سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے۔

عمران خاں الطاف حسین کے خلاف ثبوت لے کر لندن گئے وہ بتائیں کہ پھر کس کے اشارے پر خاموش ہو گئے؟ ساجد میر کا سوال

خفیہ طاقتوں کے اشارے پر یوٹرن لینا عمران خاں کا وطیرہ بن چکا ہے۔ بلوچستان میں جمہوری قوتوں کو اقتدار تو مل گیا اختیار نہیں ملا۔ آج تک پاکستان میں کسی جمہوری حکومت کو مکمل اختیار نہیں ملا۔ خفیہ طاقتوں نے اپنی طاقت کو ہمیشہ منوانے کی پالیسی اپنائی۔ بلوچستان سے واپسی پر گفتگو

9 جون 2014ء اسلام آباد:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عمران خان، الطاف حسین کے خلاف ثبوتوں کے بریف کیس لے کر لندن گئے وہ بتائیں کہ پھر کس کے اشارے پر خاموش ہو گئے؟۔ خفیہ طاقتوں کے اشارے پر یوٹرن لینا عمران خاں کا وطیرہ بن چکا ہے۔ بلوچستان میں جمہوری قوتوں کو اقتدار تو مل گیا اختیار نہیں ملا۔ آج تک پاکستان میں کسی جمہوری حکومت کو مکمل اختیار نہیں ملا۔ خفیہ طاقتوں نے اپنی طاقت کو ہمیشہ منوانے کی پالیسی اپنائی۔ وہ بلوچستان کے دورے سے واپسی پر پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف عمران خاں حکومت کو پانچ سال مدت پوری کرنے کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ جمہوریت کو ڈی ریل کرنے کے لیے عوام کو اکسا رہے ہیں۔ ان کی سیاست تضادات کا مجموعہ بن چکی ہے۔ الیکشن میں دھاندلی کے خلاف انہیں عدالتی فیصلوں کا انتظار کرنا چاہیے، 11 مئی کو عوام کی عدالت میں عمران خاں بولڈ ہو چکے ہیں۔ انہیں اب 2018ء کے الیکشن کی انگز کا انتظار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام میں نواب اکبر بگٹی کے قتل کی وجہ سے پرویز مشرف کے خلاف سخت غصہ ہے اور وہ انہیں قانون کے مطابق سزا دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بلوچستان کے نوجوانوں، سیاسی وسماجی شخصیات کا اٹھایا جانا، غائب کرنا اور اغوا برائے تاوان کی وارداتیں بے چینی اور بدامنی کا باعث ہیں۔ بیرونی مداخلت بے امنی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے، لہذا اسے روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ حکومت محب وطن ناراض بلوچوں اور راہنماؤں کے ساتھ مخلصانہ مذاکرات کرے اور بلوچ راہنماؤں کو بھی اس سلسلے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور قومی مفاد کو مدنظر رکھیں۔ بلوچستان کے عوام کے خلاف کسی بھی سطح پر جاری آپریشن بند کیا جائے۔ بلوچستان میں ماضی میں کیے گئے فوجی آپریشن ناکام ہوئے، آئندہ بھی ناکام ہوں گے۔ لہٰذا بلوچستان کے سلگتے ہوئے مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے، اسکا سیاسی حل تلاش کیا جائے اور فوجی آپریشن کا راستہ استعمال نہ کیا جائے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

سوتیلی والدہ کی بیٹی سے شادی کرنا

سوال میرے والد نے ایک عورت سے شادی کی ہے، اس کی پہلے خاوند سے ایک بیٹی ہے جو اسکے ہمراہ ہے، کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں، مجھے اس میں کچھ تردد ہے کیونکہ وہ میرے والد کی بیوی کی بیٹی ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟؟

جواب سوتیلی والدہ کی پہلے خاوند سے بیٹی وہ آپ کے والد کی ربیبہ کہلائے گی، جب آپ کے والد نے اس کی والدہ سے نکاح کر لیا اور اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم ہو گئے تو وہ لڑکی صرف والد پر حرام ہو گی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں (بھی حرام ہیں) جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ ہاں اگر تم نے (نکاح کے بعد) ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر (ان لڑکیوں سے نکاح کرنا) گناہ نہیں۔'' (النساء:۲۳)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ربیبہ صرف والد پر حرام ہے، اس کے بیٹوں پر حرام نہیں۔ وہ آپ کے والد کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو اس کے پہلے خاوند سے ہے اور اس کا والد کے لڑکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اس بناء پر سائل اس سے بلا تردد شادی کر سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''ان عورتوں کے علاوہ دیگر عورتیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں۔'' (النساء:۲۴)

مذکورہ ربیبہ ان عورتوں میں شامل نہیں جو اس سے پہلے آیت میں بطور نص حرام کر دی گئی ہیں اور نہ ہی اس کی حرمت کا ثبوت کسی حدیث سے ملتا ہے، لہٰذا ایسی لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے۔

مطلقہ بیوی کی بہن سے نکاح کرنا

سوال میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اپنی زوجیت سے فارغ کر دیا ہے لیکن ابھی اس کی عدت ختم نہیں ہوئی، ایسے حالات میں کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی بہن سے نکاح کر لوں، کتاب وسنت سے اس سلسلہ میں کیا راہنمائی ملتی ہے؟؟

جواب ہمارے ہاں مشہور ہے کہ بیوی کو طلاق دیتے ہی نکاح ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ طلاق دینے کے بعد عدت کے دوران وہ اس کی بیوی رہتی ہے۔ اگر وہ فوت ہو جائے تو خاوند کو اس کی جائیداد سے حصہ ملتا ہے۔ اسی طرح اگر دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو وہ مطلقہ بیوی اپنے فوت شدہ خاوند سے جائیداد کی حقدار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلقہ بیوی سے دوران عدت بلا تجدید نکاح رجوع کرنے کی اجازت دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو) ان کے شوہر اگر تعلقات درست کر لینے پر آمادہ ہوں'' تو وہ اس عدت کے دوران میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے حقدار ہیں۔'' (البقرہ:۲۸)

یہ حکم صرف اس صورت میں ہے جس میں شوہر نے عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں، اس صورت میں طلاق رجعی ہوتی ہے، لیکن تیسری طلاق کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔ مقصد یہ ہے کہ پہلی یا دوسری طلاق کے بعد دوران عدت مطلقہ بیوی' اس کی بیوی ہی رہتی ہے، لہٰذا اس دوران بیوی کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ قرآن میں ہے:

''اور یہ (حرام ہے) کہ تم دونوں بہنوں کو جمع کرو۔'' (النساء:۲۳)

ہاں اگر اس کی عدت ختم ہو جائے اور زوجیت کا تعلق بھی ختم ہو جائے تو اس صورت میں اس کی بہن سے نکاح کیا جا سکتا ہے، قرآن وحدیث سے اس کے متعلق کوئی ممانعت نہیں۔ بہر حال بیوی کو رجعی طلاق دینے کے بعد دوران عدت اس کی بہن سے نکاح کرنے کی حرمت میں اجماع ہے۔

گھر کی خاص باتیں دوسروں کو بتانا

سوال میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے لیکن وہ گھر کی خاص باتیں اپنی ایک سہیلی کو فون پر بتاتی رہتی ہے، میں نے اس سلسلہ میں بہت کوشش کی ہے لیکن وہ باز نہیں آتی، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں کیا حکم ہے، وضاحت کریں؟؟

جواب اس میں شک نہیں کہ کچھ عورتوں میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ وہ گھر کی خاص باتیں اور ازدواجی زندگی کے متعلق اپنی سہیلیوں کو آگاہ کرتی رہتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی شریعت میں ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ کسی بھی عورت کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے گھر کے راز یا شوہر کے ساتھ اپنے معاملات کو کسی کے سامنے ظاہر کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فرمانبردار عورتیں، خاوند کی عدم موجودگی میں اپنی نگہداشت رکھنے والی ہوتی ہیں۔'' (النساء:۳۴)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی تعریف کی ہے بلکہ انہیں طاعت گزار اور فرمانبردار قرار دیا ہے جو خاوند کی عدم موجودگی میں اپنے راز دوسروں کو نہیں بتاتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں کو بہت برے الفاظ سے یاد کیا ہے جو گھریلو راز دوسروں کو بتاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و مرتبے کے لحاظ سے سب سے بدترین شخص وہ ہوگا جو بیوی کے پاس جاتا ہے اور وہ عورت بھی اس سے لطف اندوز ہوتی ہے پھر وہ اس عورت کا راز لوگوں میں پھیلاتا ہے۔'' (مسلم، النکاح: ۱۴۳۷)

یہ وعید عورتوں کیلئے بھی ہے، لہٰذا اس عادت بد سے باز رہنا چاہیے، ویسے بھی اخلاقی اعتبار سے یہ بہت گھٹیا حرکت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ (آمین)

حرام کمائی سے اخراجات پورے کرنا

سوال میری شادی ایسے خاوند سے ہوئی ہے جو بینک میں ملازمت کرتا ہے، جبکہ بینک میں سودی کاروبار ہوتا ہے، جس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ میں اس سلسلہ میں بہت پریشان ہوں، مجھے اس بات کا علم ہے کہ حرام کھانے پینے سے عبادت قبول نہیں ہوتی، میرے لئے ایسے حالات میں کیا حکم ہے؟؟

جواب والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیٹیوں کا رشتہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ان کے گزراوقات کے لئے ذرائع کیا ہیں۔ دین اسلام میں رشتہ کیلئے دین اور کردار کو معیار بنایا گیا ہے۔ اچھی ملازمت اور روپے پیسے کی ریل پیل کو قطعاً نہ دیکھا جائے۔ روزی رساں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جہاں حرام کمائی کے ذرائع ہوں وہاں رشتے ناطے کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رزق حلال کا عبادت کی قبولیت میں بہت دخل ہے۔ حرام مال، عبادت کی قبولیت میں رکاوٹ کا باعث ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی وضاحت ہے، اس وضاحت کے بعد ہم صورت مسئولہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ شرعی اعتبار سے خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کیلئے کھانے پینے، لباس، رہائش اور دیگر اخراجات زندگی کا بندوبست کرے۔ ایسے حالات میں بیوی پر کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ اپنے اخراجات کا خود کوئی متبادل بندوبست کرے، اگرچہ خاوند کی کمائی حرام ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ صورت مسئولہ میں مذکور ہے۔ ایسی صورت میں خاوند کی حرام کمائی کا بیوی کی عبادت پر کوئی منفی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی، اللہ تعالیٰ بھی طاقت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ البتہ بیوی اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اشیاء کا خیال رکھے: ☆ اپنے خاوند کی حرام کمائی کو بقدر ضرورت ہی استعمال کرے، ضرورت سے زیادہ کے استعمال سے اجتناب کرے۔

☆ اگر وہ تعلیم یافتہ ہے تو گھر میں بچوں کو ٹیوشن وغیرہ پڑھائے اور اگر ہنرمند ہے تو سلائی کڑھائی سے گزراوقات کا بندوبست کرے، وہ اس طرح تھوڑے سے حلال مال پر قناعت کرلے لیکن اپنے خاوند کے ساتھ الجھاؤ کی کوئی صورت اختیار نہ کرے۔ ☆ اسے یہ بھی کوشش کرنا چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو قرآن و حدیث کی روشنی میں رزق حرام کی قباحت سے آگاہ کرے اور حلال کمائی کی برکات بتائے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خاوند کو حرام کمائی سے باز رہنے کی توفیق نواز دے اور وہ اس سے توبہ کرلے۔

☆ وہ کثرت سے دعا اور استغفار کرنے کا معمول بنائے، امید ہے کہ کثرتِ استغفار سے اللہ تعالیٰ خزانہ غیب سے رزق حلال کا بندوبست کردے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا وعدہ کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی کثرت استغفار پر رزق حلال کی کشادگی کی بشارت دی ہے۔

گھر میں ضرورت سے زیادہ بستر رکھنا

سوال میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ گھر میں تین بستر ہونے چاہئیں اگر کسی گھر میں چوتھا بستر ہے تو وہ شیطان کیلئے ہے جبکہ بعض اوقات گھر میں بستروں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، ایسے حالات میں مذکورہ حدیث کا مفہوم کیا ہے، وضاحت کریں؟؟

جواب سوال میں ذکر کردہ حدیث کا متن اس طرح ہے: ''ایک بستر آدمی کیلئے، ایک بستر اس کی بیوی کیلئے، تیسرا مہمان کیلئے اور چوتھا شیطان کیلئے ہے۔'' (مسلم، اللباس: ۲۰۸۴)

اس حدیث پر امام نوویؒ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''ضرورت سے زائد لباس اور بستر رکھنا مکروہ ہے۔''

ہمارے رجحان کے مطابق اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ غیر ضروری بستر رکھنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں نکاح کے موقع پر سینکڑوں کی تعداد میں گرمی اور سردی کے بستر بیٹی کو جہیز میں دیئے جاتے ہیں۔ یہ محض نمود و نمائش اور اسراف و تبذیر ہے، اتنے ڈھیروں بستر غیر ضروری ہیں۔ ہاں جس کے بغیر گزارا ہی نہیں مثلاً سردی گرمی سے بچاؤ کیلئے اشیاء رکھنا، اس کی قطعاً ممانعت نہیں۔ ایک گھر میں افراد زیادہ ہیں یا بچوں کی کثرت ہے تو ان کی ضرورت کیلئے تین سے زیادہ بستر رکھے جاسکتے ہیں۔ بعض ایسے گھر بھی ہوتے ہیں جہاں بکثرت مہمان آتے ہیں، ایسے گھر میں بھی بسترے رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ناگہانی طور پر انہیں استعمال کیا جاسکے۔ بعض اوقات کسی پڑوسی کو بھی بستر کی ضرورت پڑسکتی ہے، اسے بھی دیا جاسکتا ہے۔ بہرحال حدیث میں غیر ضروری بستر رکھنے کی کراہت کا ذکر ہے جیسا کہ امام نوویؒ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ضرورت کیلئے تین سے زیادہ بستر رکھے جاسکتے ہیں، لیکن ضروریات کو بنیاد بنا کر فضولیات کا دروازہ نہ کھولا جائے۔ گھر میں ضرورت سے زیادہ بستر رکھنا ہی شیطانی حرکت ہے جس کی طرف حدیث میں واضح اشارہ کیا گیا ہے۔ بہرحال اہل خانہ اس بات کا خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ انہیں کتنے بستروں کی ضرورت ہے، سردی اور گرمی کے اعتبار سے ان میں کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

موسم گرما اور چھٹیاں

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے بندگانِ الٰہی!

نصیحت کے لیے سب سے اعلیٰ بات اللہ کے ڈر کی تلقین ہے۔ اس لیے اے آرزومندانِ رحمت الٰہی! سفر ہو یا حضر، منزل ہو یا جادہ یا طلب معاش کا راستہ، ہر جگہ اللہ سے ڈرتے رہو، یاد رکھو کہ اس کا ڈر سب سے قیمتی متاع اور سب سے عمدہ اثاثہ ہے۔

﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (البقرۃ:۱۹۷)

''سب سے بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے پس اے ہوش مندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔''

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، برائی ہو جائے تو نیکی کرلو، برائی ختم ہو جائے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔'' (ترمذی)

اللہ کے ڈر میں ہی آدمی کی عظمت ہے اور روز حشر کی عزت بھی اسی میں پنہاں ہے۔ اللہ کا ڈر بہترین اثاثہ ہے اور آخرت کے کڑے دن کے لیے بہترین ذخیرہ۔

اے حلقہ بگوشانِ اسلام! موسموں کا الٹ پھیر جاری ہے، شب و روز کا پہیہ رواں دواں ہے، خوشیوں کا سائبان تانے ہوئے اور قوس قزح کے رنگوں جیسے خوشنما موجودہ ایام کی اوٹ سے موسم گرما جھانک رہا ہے اور اس موسم کی فرحت بخش اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی ہیں۔ امیدیں بے تاب اور آرزوئیں بے قرار ہیں کہ کب یہ جاں نواز موسم رنگ پر آئے اور ہم اس سے لطف اندوز ہوں۔

اب اس موسم نے اپنا سائبان تان دیا ہے، دراز سائے کو سمیٹ دیا ہے، دنیا میں اپنی خوشبو بکھیر دی ہے اور اس کے سورج نے اپنی حرارت اور تپش ہر جانب پھیلا دی ہے، یوں یہ سارا سلسلہ نصیحت اور عبرت سے بھرپور ہے اور پناہ بخدا! جہنم کی بے پناہ گرمی یاد دلاتا ہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دوزخ کی آگ نے شکایت کی کہ اے میرے پروردگار! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھائے جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی، ایک گرمی میں اور دوسرا سردی میں۔ لہٰذا اب تم سخت گرمی محسوس کرتے ہو تو یہ درحقیقت جہنم کی لو ہے اور اگر بے پناہ ٹھنڈ ہو تو یہ بھی جہنم کی یخ بستہ ہوا کی وجہ سے ہے۔''

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو ٹھنڈ کسی بھی شے کی ہلاکت کا باعث بنے، وہ درحقیقت جہنم کا سانس ہے اور جو گرمی کسی چیز کو ہلاک کر ڈالے، وہ بھی جہنم ہی کا سانس ہے۔''

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب گرمی زیادہ ہو تو اس کی شدت کو نماز سے کم کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے۔''

جبکہ منافقین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ﴾ (التوبۃ:۸۱)

''ان سے کہو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے، کاش! انہیں اس کا شعور ہوتا۔''

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سورج کی تپش میں کھڑے آدمی کو چاہیے کہ روز حشر کی تپش کو بھی یاد کرے جب سورج عین سر کے اوپر ہوگا اور اس کی تپش بھی بڑھا دی جائے گی۔ جو آدمی دنیا میں سورج کی گرمی برداشت نہیں کرسکتا، اسے چاہیے کہ ان کاموں سے دور رہے جو جہنم میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں کیونکہ کوئی بھی اس کی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتا۔''

گناہ کا ارتکاب کرتے وقت تجھے جہنم کے شعلے اور حشر کی گرمی یاد نہ رہی۔ گویا کہ تو نے کبھی بھی اپنے کسی گہرے دوست کو قبر میں نہیں اتارا اور نہ کبھی اس کی موت کا منظر دیکھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک جنازے میں شریک تھے، وہ گرد و غبار سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے اور دھوپ سے بھاگ کر سائے میں جا کھڑے ہوئے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رونے لگے اور یہ اشعار پڑھے کہ: (ترجمہ)

''ہر شخص دھوپ کی وجہ سے اپنی پیشانی کے جھلسنے اور اور غبار کے اڑنے پر اپنے بالوں کے پراگندہ ہونے سے فکر مند ہوتا ہے اور سائے میں سکون محسوس کرتا ہے تاکہ اس کی بشاشت قائم رہے۔

اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ایک دن اس کا ٹھکانا، وہ چاہے نہ چاہے، قبر ہوگا۔ اس لیے اے عمر! تو موت سے پہلے منزل کا سامان کر لے اور یاد رکھ کہ تجھے بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔''

اس لیے بندے کو چاہیے کہ جہنم سے بچاؤ کے وہ اسباب اپنائے جو شریعت نے بتائے ہیں۔ شرح عقیدہ طحاویہ کے مصنف علامہ ابن ابو العز رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم کے بقول کتاب وسنت پر غور وخوض کرنے سے پتا چلتا ہے کہ یہ دس اسباب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

ایمان، توبہ، استغفار، نیکیاں، دنیوی پریشانیاں، عذاب قبر، اہل ایمان کی دعا (یعنی آدمی کی زندگی میں اور موت کے بعد اہل ایمان کا آدمی کے لیے مغفرت کی دعا کرنا اور صدقے حج یا دعا وغیرہ کا ثواب ہدیہ کرنا) قیامت کی سختیاں اور ہولناکیاں، سفارش کرنے والوں کی سفارش اور ارحم الراحمین کی جانب سے معافی۔

اے اہل اسلام! زندگی کی مشغولیات اور ذمہ داریوں کے ہجوم میں اور امتحانات کے اختتام پر موسم گرما چھٹیوں کے ایام لے کر آتا ہے۔ جن میں لوگ مصروفیات زندگی اور گوناگوں ذمہ داریوں کے بوجھ سے وقتی طور پر سبکدوش ہوتے ہیں اور گرمی اور شور شرابے سے کچھ دیر کے لیے راحت پاتے ہیں اور تھکے ماندے اور گرمی کے مارے لوگ ٹھنڈک، سرور اور وافر آرام سے

لطف اندوز ہوتے ہیں۔

چنانچہ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اپنے ان ایام اور اوقات کو نیک اعمال سے سجائے اور اپنے بھلے کاموں سے انہیں چار چاند لگا دے۔ آنکھوں سے آنسو چھلک رہے ہیں اور مجھے اس خیر سے محرومی پر رونا آ رہا ہے جو ہاتھ سے نکل گئی، یعنی وہ قیمتی گھڑی جسے میں نے غفلت اور برائی کی نذر کر کے برباد کر دیا۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''انسان کو چاہیے کہ اپنے وقت کی قدر و قیمت پہچانے اور ایک لحظہ بھی نیکی کے علاوہ کسی دوسرے کام میں صرف نہ کرے۔''

اے امتِ اسلامیہ! ایک جانب گرمی سے جھلسا دینے والا اور دوسری جانب چھٹیوں کی راحت سے لبریز یہ موسم سیر و سیاحت اور سفر کے حوالے سے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے، جس میں لوگ لگی بندھی اور مخصوص سانچے میں ڈھلی ہوئی مصروفیات کو چھوڑ کر پرسکون اور فرحت بخش مقامات اور اللہ کی قدرت یاد دلانے والی جگہوں پر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ﴾ (العنکبوت:۲۰)

''ان سے کہو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس نے کس طرح خلق کی ابتدا کی ہے۔''

مراد یہ ہے کہ عبرت حاصل کرو، نصیحت پکڑو اور زمین کے خوشنما مناظر سے دل کی راحت کا سامان کرو۔

مفسرین کہتے ہیں کہ یہ سیر و سیاحت تمام شریعتوں میں جائز تھی بشرطیکہ اسے مستقل عادت نہ بنایا جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی جائز اور عمدہ کام کو کسی نیکی کا ذریعہ بنانا بھی نیک عمل ہے۔''

گرمی کی آمد کے ساتھ ہی زمین کی آب و تاب بھی لوٹ آئی ہے اور یہ اس دوشیزہ کی طرح ہوگئی ہے جو پوری طرح گہنے پہنے ہوئے ہو۔ ہر طرف سرسبز و شاداب مناظر بکھرے ہوئے ہیں جو دیکھنے والوں کا جی لبھاتے ہیں۔

یہ اس کے خوش نما ملبوسات ہیں، تم بھی اس کی چوٹیوں پر جا کر دیکھو اور اس کے پھولوں اور چشموں کے مسحور کن مناظر سے لطف اندوز ہو۔

لیکن سیر و سیاحت کے شرعی احکام و آداب سے لاعلمی کے باعث بہت سارے مسلمان اسے ایک برائی میں بدل ڈالتے ہیں۔ صاف شفاف سیاحت کے متعلق ان کا بگڑا ہوا تصور انہیں وبا زدہ فضاؤں کی طرف سفر کی ترغیب دیتا ہے اور وہ اعلیٰ اخلاق و اقدار سے عاری ہو کر فضول خرچی، لوٹ کھسوٹ، گھٹیا اور رسوا کن کام اور دیگر قباحتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس لیے والدین کی، سرپرستوں کی، اہل صحافت کی اور تربیت سے وابستہ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ سیر و سیاحت کو ہر طرح سے صاف شفاف اور پاکیزہ رکھنے کی پوری کوشش کریں، نئی نسل کے قلوب و اذہان میں نیکی کی بنیادیں مضبوط کریں، ان کی اس انداز سے تربیت کریں کہ وہ اسلام کے پیغام، عقیدے، اخلاق و اقدار، قوانین، شعائر، علامات اور تہذیب و تمدن سمیت زندگی کے ہر شعبے میں اس پر فخر کریں، اس کے ساتھ ساتھ انہیں بتایا جائے کہ وہ اپنی تفریح، سیر و سیاحت اور چھٹیوں کو شرعی قواعد و ضوابط کی روشنی میں بامقصد اور نتیجہ خیز امور میں کھپائیں۔ اس دوران ایسی سرگرمیاں ترتیب دیں جو اخلاق کو سنوارنے والی ہوں، ذہانت کو جلا بخشیں اور قلب و روح کی تسکین کا باعث ہوں اور انہیں بلندی و عظمت سے روشناس کرائیں اور اعلیٰ اخلاق اور عزم و یقین کے راستوں پر گامزن کریں۔

﴿قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾ (آل عمران:۱۳۷)

''تم سے پہلے بہت سے دور گزر چکے ہیں، زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا جنہوں نے (اللہ کے احکام و ہدایات کو) جھٹلایا۔''

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

اے امت اسلامیہ! تعطیلات کی آمد پر جہاں ہم ذاتی طور پر آرام و مسرت کے پروگراموں کی ترتیب میں مگن ہیں وہیں ہم ان مصائب و آلام سے بھی چشم پوشی نہیں کر سکتے جن سے اسراء و معراج والی سرزمین فلسطین اور قتل و غارت کی لپیٹ میں آئے ہوئے ملکِ شام کے باشندے گزر رہے ہیں۔ جہاں پر خون ریزی اور تخریب و تباہ کاری کے شوقین گروہ ہمارے دینی بھائیوں پر ظلم و ستم کا طوفان برپا کئے ہوئے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ان کے مسائل حل کرنے اور مشکلات کم کرنے کے لیے کوشش کریں، اللہ تعالیٰ ان کی مصیبت دور کرے، ان میں اتفاق پیدا کرے اور غیرت اسلامی رکھنے والوں کو ان کی نصرت کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اسی طرح وہ لوگ جو کسی بھی مقام پر اس طرح کے حالات سے دوچار ہیں، ان کا حق ہے کہ ان سے ہمدردی کی جائے، ان کا غم بانٹا جائے اور انسانی خدمت کے کاموں میں انہیں فراموش نہ کیا جائے۔

احباب گرامی! ایک محبت بھری اپیل ان لوگوں سے ہے جو سیر و سیاحت کے سفر کی تیاری کر چکے ہیں، آرام و راحت کے لیے دور دراز علاقوں میں جانے کا عزم کیے ہوئے ہیں کہ وہ اچھے انسان ہونے کا ثبوت دیں، احکام شریعت پر عمل کریں، اپنے ملک کے اچھے سفیر ثابت ہوں، اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے سعادت اور خیر کا موجب بنیں۔

یہ سفر ہمیشہ نیکی اور فرمانبرداری کے ہونے چاہئیں۔ ان کو نیک اعمال کے لیے غنیمت جانیں اور عیش و عشرت، نافرمانی اور فسق و فجور سے مکمل اجتناب کریں۔ ان اوقات میں اللہ رب العزت کا تقرب حاصل کرنے کی قوی خواہش رکھیں جس کے لیے فرائض و واجبات، سنن اور پاکیزہ آداب کو بجا لائیں۔ سیر و سیاحت کا سفر کس قدر بارونق ہو اگر ایمان کی روح اور نیکی و بھلائی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جذبات کی معیت میں ہو۔ ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ وہ تمہارے دین، امانت اور خواتیم اعمال کا محافظ ہو، تقویٰ کا زادِ سفر تمہیں عطا فرمائے اور لغزشیں معاف فرمائے۔

جو لوگ ان تعطیلات میں شادیوں کی تقریبات منعقد کر رہے ہیں انہیں بھی نصیحت ہے کہ اللہ سے ڈریں۔ اس طرح کے معاشرتی اجتماعات میں میانہ روی، متانت اور شرعی احکام کی پابندی ملحوظ رکھیں۔ فضول خرچی، نافرمانی سے اور ان افعال سے بچیں جو دولت کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلند فرما۔ شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا کر دے، دین کے دشمنوں کو تباہ و برباد کر دے اور اے اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن و اطمینان سے بہرہ مند فرما۔ آمین!

قادیان میں پہلا جلسہ اسلامیہ اور فاتح قادیان

تحریر
جناب محمد اشرف جاوید
بن محمد صدیق

جماعت اہل حدیث کو یہ افتخار ہمیشہ حاصل رہا کہ ہر فتنہ کی سرکوبی کے لئے علماء اہل حدیث پیش پیش رہے۔ اگر ہندوستان میں مسیلمہ کذاب کے روپ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے سر اٹھایا تو اولاً شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ثم لاہوری میدان میں اترے، ان کی پوری زندگی اس فتنہ کو سرد کرنے میں گزری۔ مولانا محمد حسین بٹالوی کا فتویٰ کہ ''مرزا کافر ہے'' اس سے مرزا اور ذریت مرزا کی چیخیں نکل گئیں اور وہ علماء اہل حدیث کے متعلق جن ہفوات کا ذکر کرتا رہا قابل مذمت ہیں۔ مولانا بٹالوی کے بعد ہمارے شیخ الاسلام فاتح قادیان حضرت علامہ ثناء اللہ امرتسری اس مسند کے جانشین ہوئے۔ جیسا کہ خود فاتح قادیان بیان فرماتے ہیں ع

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشتِ جا میرے بعد

اگرچہ مولانا بٹالوی کی زندگی میں ہی حضرت فاتح قادیان، مرزا کے خلاف صف آراء ہوگئے تھے۔ مولانا بٹالوی کی وفات ۱۹۲۰ء کے بعد یہ مکمل ذمہ داری فاتح قادیان پر آن پڑی۔ مولانا کی پوری زندگی اسلام کی سربلندی اور ادیان باطلہ کے تعاقب میں گزری۔ بقول محدث الشیخ مولانا عطاء اللہ حنیف لاہوری کہ مولانا نے اسلام کے دفاع میں ہر لحہ صرف کیا۔ ھند اور بیرون ھند جس جگہ اسلام پر حملہ ہوا، مولانا وہاں پہنچے ع

میں کہاں کہاں نہ پہنچا، تیری دید کی لگن کو

مرزا قادیانی جن افراد کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے ان میں مولانا محمد حسین بٹالوی، فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا احمد اللہ امرتسر، مولانا غلام علی قصوری وغیرہ۔ مولانا نے مرزا کی زندگی میں ان سے ہر موڑ پر مقابلہ کیا۔ آخر تنگ آ کر مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔ مجھے کذاب، مفتری اور کافر کہتا ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا:

اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جو سچا ہے اس کی زندگی میں جھوٹے کو موت دے دے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ پہنچا کہ مرزا 26 مئی 1908ء کو اس دنیا سے ذلت کی موت لاہور میں مرا، جبکہ شیخ الاسلام 1948ء کو سرگودھا میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوئے۔ کیوں کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مشن ہی مرزا قادیانی کو گرانا اور اسلام کو سربلند کرنا تھا، آپ اس کے لئے دن رات سرگرم رہتے تھے۔

قادیان میں اسلامی جلسہ اور فاتح قادیان

☆ مرزا قادیانی کے بعد حکیم نور دین خلیفہ ہوا، اس کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ تاریخ کا ایک الم ناک باب ہے۔

☆ پھر اس کے بعد مرزا قادیانی کے بیٹے میاں محمود نے خلافت سنبھالنے کے بعد اطمینان کا سانس لیتے ہی قادیان کے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ قادیانیوں کے دباؤ کے نتیجہ میں وہاں کے مسلمانوں کی دینی غیرت اور ملی حمیت بیدار ہوگئی۔

انہوں نے ایک اسلامی انجمن قائم کی، اس انجمن کے محرک فاتح قادیان شیخ الاسلام امرتسری تھے اور اس کے اغراض و مقاصد اور طریقہ کار کے تعین میں بھی ان کی رہنمائی فرمائی تھی۔ اس انجمن نے روز اول ہی سے اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کر لی تھی کہ قادیان اور اس کے گرد و پیش سے قادیانیت کا زور توڑنے کے لئے ایک مستقل مبلغ رکھا جائے اور ہر سال بڑے پیمانہ پر خود قادیان کے اندر اسلامی جلسہ کیا جائے۔ پہلے مقصد کے لئے مولانا نے ایک مستقل مبلغ فراہم کر دیا تھا۔

دوسرے مقصد کے لئے انجمن کے قیام کے لئے جلد 24-25 نومبر 1917ء کو جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام طے ہوگیا۔ اس وقت وہاں کے مسلمانوں کی جو حیثیت تھی اس کے مدنظر اس جلسہ کے متعلق جو اندازہ کیا جاتا رہا، وہ مولانا امرتسری کے الفاظ میں یہ تھا:

قادیان میں اسلامی جلسہ کی خبر سن کر بہت سے لوگوں نے اس کو دل لگی سمجھا، یہاں تک کہ قادیانی اخبار الفضل نے بھی کمال جسارت سے لکھا تھا کہ اس قسم کے لوگ یہاں تو دیکھے نہیں جاتے جو جلسہ کریں۔

لیکن اس اندازے کے علی الرغم یہ جلسہ منعقد ہوا اور اس شان سے منعقد ہوا کہ 24-25 نومبر دو دنوں میں جو کچھ انہوں نے قادیان میں رونق دیکھی ہوگی، اس کی نسبت عالم بالا انہیں خطاب ہوتا ہوگا: افسحر ھذا ام انتم لاتبصرون۔ جس کے جواب میں وہ کہتے ہوں گے:

''خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا''

قادیان کے جلسے میں اتنے علماء جمع تھے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں بھی شاید نہ ہوتے ہوں، تقریروں کی اتنی بھرمار تھی کہ اوقات منٹوں میں بٹتے تھے۔ یہ بتلانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ اس سارے ہنگامۂ تبلیغ کے سلسلے میں مولانا امرتسری کی وہی حیثیت تھی جو کسی شاعر نے حسب ذیل شعر میں اپنے لئے تجویز کی ہے:

نمی گویم دریں گلشن گل و باغ و بہار ازمن
بہار از یار و گل از یار و باغ از یار دیار من

مولانا ایک شان سے قادیان میں

مولانا امرتسری پوری ایک جماعت کے ہمراہ 24 نومبر ہی کو امرتسر سے قادیان کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ آپ اہل حدیث کانفرنس کے ناظم ہونے کی حیثیت سے اس اجلاس میں اس کی نمائندگی کے لئے تو کافی تھے ہی لیکن کانفرنس کے مزید دو مبلغ بھی شریک اجلاس تھے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ہماری کانفرنس ایسے کاموں میں بن بلائے بھی دخیل ہو جاتی ہے۔ خاکسار کے علاوہ ایک مولوی عبدالغنی خاں صاحب، مولوی محمد امین صاحب۔

مولانا عبدالغنی خاں صاحب کا کارنامہ

مولوی عبدالغنی خاں صاحب تو جمعہ ہی کو پہنچے اور آپ نے جاتے ہی شکار مارا، جمعہ میں کچھ بیان کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سرحدی پٹھان جو قادیان میں عربی مدرسہ میں پڑھتا تھا، مولوی صاحب کا بیان سن کر اسی وقت تائب ہوا۔

مولانا امرتسری اسٹیج پر

مولانا اسٹیج پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے مختلف عنوانات کے علاوہ خصوصیات کے ساتھ فتح قادیان کی

داستان لذیذ بھی سنائی، جو مرزا صاحب کے دجل وفریب کی ایک کھلی ہوئی علامت تھی، یہ داستان بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ مرزا صاحب کے تمام الہامات شروع سے آخر تک جھوٹے ہیں ایک بھی سچا نہیں، پھر آپ نے تفصیل کے ساتھ اس کی دلیل پیش کی۔ شائقین نے ہر چند چاہا کہ سوال و جواب کے لئے بھی وقت دیا جائے اور ایک مختصر سا مناظرہ بھی انہیں سننے کو مل جائے مگر پولیس نے منظور نہ کیا۔

جلسہ کے اثرات

گیارہ مقررین تھے، ان کے علاوہ غیر مقررین علماء بھی بہت تھے، سامعین میں باشندگان قادیان کے علاوہ گرد و پیش کی آبادیوں سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی تھی۔ قادیان میں اہل اسلام کا یہ پہلا باقاعدہ جلسہ تھا جسے ردّ قادیانیت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ عین جلسہ کے ایام میں متعدد قادیانی تائب ہوگئے تھے۔ قادیانیوں کے علاوہ کئی غیر مسلموں نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ء، ۱۲۷ تا ۱۳۱، بحوالہ فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ)

اس جلسہ کے کچھ عرصہ بعد ایک صاحب حکیم عبدالعزیز سٹھیالوی (ضلع گوجرانوالہ) نے اپنی کسی ضرورت کے تحت قادیان کے اطراف میں بعض مقامات کا سفر کیا، انہوں نے جو اثرات دیکھے اس کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں:

موضع راجووال: میں چوہدری گوہر علی وغیرہم بڑی جماعت نے بیان کیا کہ ہمارا عقیدہ مذبذب مدت سے ہو رہا تھا، کبھی ہم قادیان کی طرف برائے بیعت مرزا قدم اٹھاتے، کبھی پھر رک جاتے، نہایت تشویش میں گھبرا رہے تھے۔ ہم سب کے سب ساٹھ (۶۰) آدمی جلسہ مذکورہ پر پہنچے، علماء کی تقریریں خصوصاً مولانا فاتح قادیان کی تقریر نے ہمارے دلوں کو مشتعل کر کے ہمارے دماغوں میں نقشہ توحید و رسالت کھینچ دیا۔

موضع گھمن موضع گھمن خورد میں بھی بیان مندرجہ بالا سنا، بلکہ اس سے بھی زیادہ خوشی سنا رہے تھے، کہتے تھے کہ ہمیں اس جلسہ کی برکت سے استقلال حاصل ہوا۔

موضع سروالی میں خاکسار پہنچا تو مولوی عبدالرحیم صاحب سے حلفی بیان کیا کہ میں بمعہ اپنے اسٹاف کے مرزا محمود صاحب کی بیعت کرنے کو تیار ہو رہا تھا مگر بعض اوقات متردد ہو جاتا تھا، اس جلسہ کی برکت سے ہمارے شکوک دور ہو گئے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث جنوری ۱۹۱۸ء وفتنہ قادیانیت ص ۱۳۱-۱۳۲)

موضع سٹھیالی خاکسار وہاں پہنچا تو چوہدری امام دین صاحب وغیرہ نے بیان کیا کہ ہمارا نمبردار عرصہ سے احمدی ہوگیا ہے اور خواندہ آدمی ہے، ہمیں بہت ترغیب دلاتا رہا کہ اگر احمدی نہ ہوئے تو کافر مرو گے، دوزخی ہو جاؤ گے۔

ہم بے علم لوگ ڈر کر گھبرا رہے تھے بلکہ بیعت کرنے کو مستعد تھے کہ ایک اشتہار آ پہنچا کہ محمدی جلسہ قادیان میں ہوگا۔ لہٰذا ہم سب آدمی جلسہ پر گئے تو رنگ رنگ کی وعظیں تردید میں خصوصاً مولانا فاتح قادیان کی زبردست تقریریں سن کر ہمارے دلوں سے تمام فاسد شکوک جاتے رہے، مولانا صاحب کی تقریر ہم بے علم لوگوں کے دماغوں میں نقشہ جمائے ہوئے ہے۔

مولانا صاحب کی مضبوط اور زبردست تقریر نے ایک مستقل اثر بفضلہٖ تعالیٰ بخش دیا، ہم سب لوگ اس خیال فاسد سے نادم ہو کر تائب ہوئے۔ بوقت روانگی جب خاکسار گھوڑی پر سوار ہوا تو چوہدری عظیم بخش، چوہدری اللہ دتہ نے بآواز بلند کہا کہ اب ہم احمدی نہیں رہے، ہم کو اب احمدی نہ شمار کیا جائے۔ یاد رہے کہ پہلے یہ دونوں بڑے مستعد قادیانی تھے۔

بھانبڑی: جب خاکسار بھانبڑی پہنچا تو وہاں بھی توحید کے نعرے اور سب بچے بوڑھے جلسہ محمدی قادیان کے گیت گا رہے تھے اور نہایت خلوص دل سے دعا گو تھے کہ جلسہ محمدی کا درخت ہمیشہ پھل دیا کرے اور اس کے حامیان کو خداوند کریم جملہ مصائب ارضی وسماوی سے محفوظ رکھ کر اس کی تکمیل کرے۔

مندرجہ بالا بیان میری معلومات سے بہت کم ہے جو میں اس علاقہ میں دیکھ اور سن کر آیا ہوں۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ نظر آئے جو مرزائی خیالات سے سخت متنفر ہو گئے ہیں اور جلسہ کی آواز دوبارہ سننے کو بے قرار ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۱۸ء بحوالہ فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ ص ۱۳۱-۱۳۲)

بقیہ وشنام طرازی کی ممانعت

((اذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملكا))

''کہ جب بھی تم لوگ مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کہ اس نے کسی فرشتے کو دیکھا ہے۔''

حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے دعاء کرو اور اس سے فضل کا مطالبہ کرو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿واسألوا الله من فضله﴾ ''یعنی اللہ سے اس کا فضل مانگو۔''

علامہ سعدیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: تم لوگ دین و دنیا کی تمام بھلائیوں میں (اللہ سے اس کا فضل مانگو) چونکہ یہی کمال بندگی اور کمال نیک بختی ہے۔ (تفسیر کلام المنان: ۱۷۶)

منقولہ متن حدیث ''فانها رأت ملكا'' کے بارے میں قاضی عیاضؒ کہتے ہیں: مرغ کے بانگ دیتے وقت جب کوئی مسلمان دعا کرے گا، اللہ کا فضل طلب کرے گا تو فرشتے اس کی دعاؤں پر آمین کہیں گے اور اس کے لئے مغفرت کی دعائیں کریں گے اور اس کے لئے اخلاص کی گواہی دیں گے۔ (فتح الباری: ۶/۴۰۶)

(منقولہ حدیث سے یہ بھی اخذ کیا جاتا ہے کہ سب وشتم کرنا منع ہے حتیٰ کہ حیوان، چرند و پرند اور چوپایوں پر بھی) (آفتاب اللسان: ۱۳۹)

کفار پر سب وشتم کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام: ۱۰۸)

''یعنی اللہ کے سوا پکارنے والوں کو بھی گالی مت دو اس لئے کہ وہ لوگ حد سے گزر کر بغیر علم کے اللہ پر سب وشتم کریں گے۔''

ابن کثیرؒ کا کہنا ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور مومنین کو مشرکین کے معبودوں پر سب وشتم کرنے سے منع فرماتا ہے چونکہ اس میں ایک مصلحت ہے وہ یہ کہ اس سے ایک بہت بڑا فساد مرتب ہوتا ہے۔

آخر میں اللہ پاک سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں لکھنے اور پڑھنے سے زیادہ اپنے اور اپنے آخری نبی محمد ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

علمائے حدیث کے ساتھ چند روز

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

12 مئی 2014 پیر کے روز جب میں عصر کے ت مدینہ طیبہ پہنچا تو مسجد نبوی میں معمول کا رش تھا۔ درعزیز منیب کبریا نے مجھے وہاں پہنچتے ہی بتادیا تھا کہ ج مغرب کی نماز کے بعد مسجد نبوی کے گیٹ نمبر 2 کے چے بنے ہوئے میوزیم میں ہماری ملاقات ڈاکٹر فایز ایز سے طے ہے۔ پاکستان سے کافی بڑی تعداد میں م حدیث کے اعلیٰ پائے کے اساتذہ اور مختلف مدارس امعات کے شیوخ الحدیث مدینہ طیبہ آئے ہوئے تھے' ی حضرات سے ملاقات بھی اس سفر کے مقاصد میں سے ں۔ دارالسلام ہیوسٹن برانچ امریکہ کے سربراہ حافظ دالوحید چوہدری ایک زمانے سے اپنے رشتہ داروں، یزوں، علمائے کرام اور کلاس فیلوز کو عمرہ کرواتے چلے رہے ہیں۔ پچاس فیصد اخراجات وہ خود ادا کرتے ہیں ی رقم عمرہ کرنے والا ادا کردیتا ہے۔ اس مرتبہ انہوں نے دینی مدارس وجامعات میں حدیث پڑھانے والے اساتذہ کرام اور شیوخ الحدیث کے لیے اعلان کیا کہ ان حضرات کے سفر حرمین شریفین کے اخراجات کا پچاس فیصد برداشت کریں گے' جبکہ باقی پچاس فیصد انہیں خود داشت کرنا ہوگا۔علم انبیائے کرام کی میراث ہے۔ دیث رسول ﷺ پڑھنے پڑھانے والے بلاشبہ دنیا کے ترین لوگوں میں سے ہیں۔عامۃ المسلمین بازاروں میں روبار کرتے ہیں' مگر یہ عظیم لوگ مساجد' مدارس اور امعات میں بیٹھ کر دین حنیف سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ کے ار میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ لوگ کاروباروں میں صروف ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو مخاطب کیا اور فرمایا: لوا! تم یہاں بازار میں کاروبار کررہے ہو اور ادھر مسجد نبوی ں اللہ کے رسول ﷺ کی میراث تقسیم ہورہی ہے!! لوں نے سوچا کہ نجانے اللہ کے رسول ﷺ کتنا مال دولت چھوڑ کر گئے ہیں۔ وہ کاروباری سرگرمیاں چھوڑ چھاڑ کر بھاگتے ہوئے مسجد نبوی میں پہنچے تاکہ اپنا حصہ وصول کرسکیں۔ جب مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں دنیا کا کوئی مال تو تقسیم نہیں ہو رہا تھا؛ البتہ مسجد میں علوم قرآن وحدیث سیکھنے اور سکھانے کے حلقات قائم تھے' جن میں حفاظ ومحدثین پڑھ اور پڑھا رہے تھے۔لوگوں کا خیال تھا کہ مسجد نبوی میں سونے اور چاندی کے ڈھیر لگے ہوں گے' جو لوگوں میں تقسیم ہورہے ہوں گے' مگر وہاں ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ لوگ جس طرح خالی ہاتھ گئے تھے' اسی طرح خالی ہاتھ واپس آگئے۔سیدنا ابوہریرہؓ سے کہنے لگے: ابوہریرہ! آپ نے تو کہا تھا کہ مسجد نبوی میں اللہ کے رسول ﷺ کی میراث تقسیم ہورہی ہے' مگر ہم نے تو وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے نہیں دیکھی۔سیدنا ابوہریرہؓ کہنے لگے: اچھا یہ بتاؤ تمہیں مسجد میں کوئی چیز نظر آئی؟ کہنے لگے: ہاں۔مسجد میں بعض علمی حلقات ضرور نظر آئے' کچھ لوگ قرآن وحدیث پڑھ اور پڑھا رہے تھے۔سیدنا ابوہریرہؓ نے فرمایا: اللہ کے بندو! یہی تو اللہ کے رسول ﷺ کی میراث ہے۔ پھر فرمایا:

((إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ))

''اس میں شک نہیں کہ انبیائے کرام دینار ودرہم کا ورثہ نہیں چھوڑتے؛ بلکہ وہ علم کا ورثہ چھوڑتے ہیں۔ جو شخص دینی علم حاصل کرلے گا' وہ اس میراث کا بڑا حصہ پالے گا''۔

بلاشبہ آج کا دور صحابہ کرام کا دور نہیں' لیکن آج بھی اگر آپ دینی مدارس میں جاکر ان علمائے حدیث کی مجالس میں بیٹھیں اور ان کی گفتگو سنیں تو ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔یہ وہ پاکیزہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں معمولی آمدنی پر گزار دی ہیں' مگر وہ اطمینان قلب کی دولت سے مالا مال ہیں۔

حافظ عبدالوحید صاحب نے برادرم حافظ عبدالعظیم اسد کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ اس سفر کا اہتمام کریں گے؛ چنانچہ 77 علمائے حدیث کا یہ قافلہ 6 مئی 2014 کو مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ ان میں بڑے بڑے مشائخ اور علوم حدیث کے اساتذہ کرام شامل تھے۔ راقم الحروف کو حافظ عبدالوحید صاحب نے حکم سنایا کہ تم بھی بطور خاص ان علماء اور شیوخ الحدیث سے ملاقات کے لیے آؤ گے۔ میرے لیے بھی یہ اعزاز والی بات تھی کہ اتنی بڑی تعداد میں علمائے کرام سے ملاقات کا موقع مل رہا تھا۔ کہنے لگے: اس قافلے میں شیخ الحدیث عبداللہ امجد چھتوی صاحب بھی شامل ہوں گے۔حافظ عبدالوحید صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بتایا: چھتوی صاحب میرے استاذ ہیں' میں نے ان سے حدیث پڑھی ہے' ان سے سند فراغت حاصل کی ہے۔ میں نے کہا: پھر تو مجھے بھی ان سے حدیث کی اجازہ لینی چاہیے۔میں نے از راہ تفنن کہا: میں ان شاء اللہ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب سے مدینہ الرسول ﷺ میں حدیث کی سند اجازہ لوں گا' پھر میں اور آپ استاذ بھائی بن جائیں گے۔ کہنے لگے: یہ تو اور بھی اچھی بات ہوجائے گی۔ میں نے کہا کہ جب میں اور آپ ایک ہی استاذ کے شاگرد بن جائیں گے' پھر میرے تو مزے ہوجائیں گے۔ کہنے لگے: وہ کیسے؟ میں نے کہا: میں آپ کو ہر موقعے پر یہ حوالہ دے کر اپنے مطالبات منوایا کروں گا۔ میری یہ بات سن کر حافظ صاحب خوب ہنسے، بڑے محظوظ ہوئے اور بہت سی دعائیں دے ڈالیں۔ بلاشبہ حافظ عبدالوحید سوہدری بہت عظیم شخصیت ہیں۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب خرچ کرنے والے اور علمائے کرام کے خادم ہیں۔ ان کے والد گرامی مولانا عبدالمجید سوہدری اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان کے نانا جان مولانا احمد علی لاہوری کسی تعارف کے محتاج نہیں، وطن عزیز کے اکثر لوگ ان کے علم' تقوی اور للّٰہیت سے آگاہ ہیں۔

ہم مغرب کی نماز ادا کرچکے تو مسجد نبوی کے جنوبی حصے کی جانب روانہ ہوئے۔ بقیع کے قریب ہی نیچے تہہ خانے میں مسجد نبوی کا میوزیم بنا ہوا ہے۔ یہاں مسجد نبوی کی تاریخ پر ڈاکومنٹری دکھائی جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ شیخ ڈاکٹر فایز الفایز لیکچر دیتے ہیں۔عموماً مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کرتے چلے جاتے ہیں' مگر آج مترجمین کی ضرورت نہ تھی اس لیے کہ سامعین کی اکثریت

عربی زبان کے اساتذہ پر مشتمل تھی۔ ہم لوگ شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد صاحب کی رہنمائی میں نیچے اترے۔ یہ بڑا خوبصورت ہال ہے۔ اگلی قطاروں میں صوفے ان کے پیچھے اور دائیں جانب کرسیاں، سامنے پروجیکٹر کی سکرین لگی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فایز الفایز نے وفد کا استقبال بہت محبت اور احترام سے کیا۔ برادرم ابوتراب نور پوری ہمیشہ کی طرح بہت سرگرم نظر آئے۔ ڈاکٹر فایز الفایز مدینہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ وہ اس ہال کے ذمہ دار بھی ہیں۔ یقیناً انہوں نے اپنی زندگی میں سینکڑوں نہیں ہزاروں لیکچر دیے ہوں گے' مگر آج ان کے لیکچر کی شان بڑی نرالی اور انوکھی تھی۔ آج ان کے سامنے علمائے حدیث، مشائخ عظام اور اساتذہ کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا انداز بیان بڑا ہی پیارا اور انوکھا تھا۔ زندگی میں بڑے بڑے لیکچر سننے کا اتفاق ہوا' مگر یہ لیکچر بہت مؤثر اور معلوماتی تھا۔

انہوں نے کم وبیش 45 منٹ کے لیکچر میں مسجد نبوی کی تاریخ بیان کی' مگر یہ صرف تاریخ ہی نہیں تھی؛ بلکہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں اور نمایاں پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ آپ ﷺ کی زندگی کتنی سادہ تھی۔ ازواج مطہرات کے حجرے کس سائز کے تھے۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی تاریخ بیان کی۔ اللہ کے رسول ﷺ کی آخری آرامگاہ کی تاریخ ایسے مؤثر انداز میں بیان کی کہ ہم سنتے ہی رہ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی آخری گفتگو میں فرمایا تھا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

''یہود ونصاری پر اللہ تعالی کی لعنت ہو کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا''۔

قارئین کرام! بدقسمتی سے برصغیر پاک وہند اور دیگر اسلامی ملکوں میں دین کے نام پر' محبت رسول ﷺ کے نام پر، اولیاء اللہ کے نام پر اتنی زیادہ شرکیہ اور کفریہ حرکات ہوتی ہیں کہ ان کے مرتکبین کے عقائد اور اعمال دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کیا یہی وہ اسلام ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ لے کر آئے تھے؟! آپ نے تو شرک وبدعت کی جڑوں کو ختم کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے مساجد میں قبریں بنانے والوں کے خلاف بڑے ہی عقلی اور نقلی دلائل دیے۔ ڈاکٹر فایز الفایز کا لیکچر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اسے پوری تفصیل سے لکھا جائے۔ خوش قسمتی سے میں نے اسے ریکارڈ کرلیا تھا۔ ان شاء اللہ مستقبل قریب میں کوشش کروں گا کہ اس کا خلاصہ لکھ کر اپنے قارئین تک پہنچا سکوں۔ بس ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اسلام میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور ہمیں ہر حالت میں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم شرک سے کوسوں دور رہیں۔ ہم اپنی تمام امیدیں اور تمنائیں صرف اللہ کی ذات سے وابستہ رکھیں۔

عشاء کی اذان کی آواز کے ساتھ ہی شیخ فایز نے لیکچر سمیٹا۔ انہوں نے وفد کے ارکان کو گلے لگا کر رخصت کیا۔ مجھے اس وفد میں شامل بعض علمائے کرام کے ساتھ بیٹھ کر قدرے تفصیلی گفتگو کا اتفاق ہوا۔ ان کی گفتگو میں ایمان صادق کے جذبات موجزن تھے۔ وہ اس مقدس سفر سے مسلسل مستفید ہو رہے تھے۔ وفد کے بعض ارکان ایسے بھی تھے جنہیں پہلی مرتبہ عمرہ کی ادائیگی اور مسجد نبوی میں نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہو رہی تھی۔ اس وفد کے قائد حافظ عبدالستار حماد تو مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں۔ یہاں جب پڑھنے آئے تو شاہ خالد رحمہ اللہ کا زمانہ تھا۔ وہ اپنی یادداشتوں کو تازہ کر رہے تھے۔ مدینہ شریف میں اب کتنی تبدیلی آگئی ہے۔ اب تو نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ اللہ تعالی آل سعود کی حکومت کو جزائے خیر عطا فرمائے' انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع اور فراہمی خدمات کے حوالے سے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے دور اقدس میں شہر مدینہ جتنی جگہ پر واقع تھا' اب وہ سارے کا سارا مسجد نبوی کا حصہ بن چکا ہے۔ مسجد ہمہ وقت چمکتی دمکتی رہتی ہے' ہر وقت کی صفائی اور جگمگاتی روشنیوں نے مسجد نبوی کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

13 مئی 2014 کی صبح کو ہماری ملاقات مدینہ یونیورسٹی میں حدیث کالج کے سربراہ سے طے تھی۔ وفد کے بعض ارکان اس کالج سے فارغ التحصیل تھے۔ ہم ملاقات کے لیے گئے تو معزز میزبان نے گرمجوشی سے وفد کا استقبال کیا۔ دارالسلام نے حال ہی میں مسند الامام احمد بن حنبل ایک جلد میں اٹلی سے شائع کی ہے۔ ایک نسخہ پر وفد کے تمام اراکین نے اپنے دستخط ثبت کیے اور اسے رئیس کلیۃ الحدیث کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے کرام نے انہیں پاکستان میں دعوتی سرگرمیوں، علمائے حدیث کی خدمات اور دینی مدارس کے کام کے حوالے سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بھی مختلف سوالات کے ذریعے علمائے حدیث کے احوال جاننے کی کوشش کی۔ انہوں نے فرمایا: مجھے خوشی ہے کہ آج اس وفد میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں' جو مدینہ یونیورسٹی کے بالکل ابتدائی زمانے میں پڑھتے رہے ہیں۔ فرمانے لگے: ہم تو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے جب آپ لوگ یہاں کے بڑے بڑے مشائخ اور محدثین کرام سے علم حاصل کر رہے تھے۔

13 مئی کا دن میرے لیے اس لحاظ سے بھی بہت اہم تھا کہ میری زندگی کی ایک اور بڑی خواہش پوری ہو رہی تھی کہ آج عصر کی نماز کے بعد دارالسلام کی نئی برانچ کا افتتاح ہو رہا تھا۔ ایک مدت سے مدینہ طیبہ میں دار السلام کی برانچ موجود ہے' مگر وہ حرم شریف سے خاصی دور ہے' یہ مدینہ یونیورسٹی کے دروازے کے پاس ہے۔ الحمد للہ! اب مسجد نبوی کے باب ملک فہد سے محض پانچ چھ منٹ کی پیدل مسافت پر ہمیں یہ دکان مل گئی ہے۔ عصر کی نماز کے بعد علمائے کرام اور مشائخ عظام جمع ہونا شروع ہوگئے۔ عین وقت پر مسجد نبوی کے مؤذن شیخ ایاز شکری افتتاح کے لیے تشریف لے آئے۔ شیخ الحدیث حافظ عبداللہ امجد چھتوی نے بڑے درد دل اور خشوع وخضوع سے دعا کی۔ حدیث میں پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے والے شیخ ایاز شکری نے فرمایا: ہم دارالسلام کو حرم شریف کے پڑوس میں آنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے اس موقعے پر بڑی خوبصورت تقریر کی۔ دارالسلام کی کتابوں کے منہج اور تحقیقی معیار کی تعریف کی۔ راقم الحروف نے بھی حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا: میری دیرینہ تمنا تھی کہ دار السلام کی ایک برانچ مسجد نبوی کے قریب بھی ہو' جو آج اللہ کے فضل وکرم اور برادر عزیز منیب کبریا کی شبانہ روز محنتوں سے پوری ہوگئی ہے۔ اب کتاب وسنت کی دعوت مزید آسان اور عمدہ طریقے سے دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے حجاج' معتمرین اور زائرین میں پھیلے گی۔ ہر چند کہ اب وقت کے ساتھ ساتھ

انٹرنیٹ اور بعض دیگر عوامل کی بنا پر مطالعہ کتب کے رجحان میں کمی واقع ہو رہی ہے' مگر جو لوگ کتابوں سے محبت کرتے ہیں وہ اب بھی اپنی پسند کی کتابوں کو بڑی محنت سے تلاش کر کے ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ راقم نے مسجد نبوی کے مؤذن اور دیگر علمائے کرام کو دارالسلام کے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں آگاہ کیا۔

میری دیرینہ تمنا تھی کہ مشائخ کی مدینہ شریف میں موجودگی سے فائدہ اٹھا کر میں ان کو حدیث کا سبق سناؤں اور ان سے حدیث کی سند ''اجازہ'' حاصل کروں۔ اجازہ کا یہ لفظ علمائے حدیث کی خاص اصطلاح ہے۔ جس میں وہ اپنے شاگرد کو سماع حدیث کی سند دیتے ہیں' اور اسے حدیث بیان کرنے کی باقاعدہ اجازت دی جاتی ہے۔ میری اہلیہ کی خواہش تھی کہ وہ بھی اس درس میں شریک ہو: چنانچہ ہوٹل کے کمرے میں ایک طرف اہلیہ پردہ کر کے بیٹھ گئی۔ محترم شیخ عبداللہ امجد چھتوی' مفتی حافظ عبدالستار حماد اور محمد بن عبداللہ شجاع آبادی کو راقم نے چالیس احادیث سنائیں۔ اللہ ان علمائے حدیث کو جزائے خیر عطا فرمائے' انہوں نے بعض معمولی اخطا کی تصحیح کے بعد راقم کی تحسین کی' حوصلہ افزائی فرمائی اور تینوں مشائخ نے اپنے گراں قدر دستخطوں سے مجھے سند اجازہ عطا فرمائی۔ بلاشبہ یہ میری زندگی کے بہترین لمحات تھے' جب ان جلیل القدر علمائے کرام نے بہت سی دعاؤں سے نوازتے ہوئے راقم کو خدام الحدیث کی صف میں شامل کیا۔

مدینہ یونیورسٹی میں ان دنوں زیر تعلیم پاکستانی طلبہ کی تعداد چار سو کے قریب ہے۔ ان میں ستر کے قریب طلبہ ایسے بھی ہیں جو اپنی فیملیوں سمیت مدینہ میں رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ طلبہ اب ماسٹر ڈگری کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ نے علمائے کرام اور مشائخ عظام کی مدینہ طیبہ آمد کا فائدہ اس طرح اٹھایا کہ انہوں نے اپنا سالانہ دعوتی پروگرام استراحہ طیبہ لینڈ میں رکھ لیا۔ مجھے طلبہ کے ساتھ بیٹھ کر اور ان کی گفتگو سن کر بہت لطف محسوس ہوتا ہے۔ میں جب ان سے تبادلہ خیال کرتا ہوں اور ان کے بلند عزائم سے آگاہی حاصل کرتا ہوں تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہوں: کون کہتا ہے کہ اسلام خطرے میں ہے' یا اسلام کمزور ہو گیا ہے۔ ان نوجوانوں کی داستان عزیمت سن کر میرا عزم و یقین راسخ

باقی صفحہ 15 پر

اسلام میں پڑوسی کے حقوق

تحریر: جناب ڈاکٹر سجاد الٰہی

اسلام کے رخ زیبا پر گرد اڑانے والے بھی اس حقیقت سے آشنا ہو چکے ہیں کہ اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے احکام حکمت و دانائی سے بھرپور ہیں۔ اس نے زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں چھوڑا۔ اسلام نے ہر شخص کے حقوق کی ضمانت دی ہے۔ جو شخص اس دین فطرت کو اپنائے گا' دوسروں پر اس کے حقوق خود بخود واجب الادا ہو جائیں گے' اسی طرح دوسروں کے حقوق کا ادا کرنا اس پر بھی واجب ہوگا۔ جب تک معاشرے میں ایک دوسرے کے حقوق ادا ہوتے رہیں گے' معاشرے میں سعادت اور خوش بختی کا دور دورہ رہے گا۔ جب لوگوں نے ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کیے تو اس دن معاشرے سے اخلاق رخصت ہو جائے گا اور معاشرہ طرح طرح کی برائیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔ اسلام نے جن لوگوں کے حقوق کی بہت تاکید کی ہے' ان میں پڑوسی کے حقوق سرفہرست ہیں۔ اسلام میں پڑوسی کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ اس کے حقوق ادا کرنے پر دین حنیف میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ (النساء:۳۶)

''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے (احسان کرو)۔''

ہم میں سے بہت سے لوگ اس بارے میں شدید غفلت اور کوتاہی کا شکار ہیں۔ ان کے نزدیک پڑوسی سے اچھا سلوک کرنا کمزوری کی علامت ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو جتنی اذیت دے گا' لوگوں کی نگاہوں میں اتنا ہی بہادر اور نڈر شخص سمجھا جائے گا۔

① اسلام میں پڑوسی کے حقوق کے متعلق اتنی تاکید کی گئی ہے کہ سننے والا یہ گمان کرنے لگتا ہے کہ پڑوسی شاید وراثت میں بھی حق دار ہے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جبریل (علیہ السلام) مجھے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ پڑوسی کو وراثت کا بھی حق دار بنا دیں گے۔

② وہ شخص انتہائی خوش قسمت ہے' جسے اچھا پڑوسی میسر آ جائے' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اچھے پڑوسی کو خوش بختی کی علامات میں شمار کیا ہے۔ حضرات آئمہ حاکم اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''چار باتیں (انسان کی) خوش بختی پر دلالت کرتی ہیں' نیک بیوی' کشادہ گھر' اچھا پڑوسی اور آرام دہ سواری۔''

③ جو شخص کسی ایسے آدمی کا ہمسایہ بن جائے جو اس کی اچھی صفات کی قدر نہ کرے اور اس کی برائیوں کی تشہیر کرے تو ایسے شخص میں فقر کی علامات میں سے ایک علامت پائی جاتی ہے اور جیسا کہ معلوم ہے کہ فقر صرف مال و دولت کے ساتھ خاص نہیں' بلکہ اس کا اطلاق کئی اور باتوں پر بھی ہوتا ہے۔

امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمی فقر میں مبتلا ہوتے ہیں۔'' اور ان تین میں سے ایک شخص وہ ہے ''جس کا پڑوسی اس کی اچھی بات کو چھپائے اور اس کی برائیوں کی تشہیر کرے۔''

④ اگر کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اذیت میں مبتلا کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ایمان کا جائزہ لے' کیونکہ اس عمل سے اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہیں دیتا۔''

⑤ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو ایمان دار ہونے کی خوشخبری سنائی ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔ امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی سے بہتر سلوک کرے۔''

⑥ عورت میں اپنی پڑوسن کے متعلق طرح طرح کے وسوسے اور خیالات پائے جاتے ہیں' کوئی عورت اپنی پڑوسن کو حقیر سمجھتی ہے' کوئی اس کی تونگری سے نالاں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمان عورت کو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے' (اگرچہ اس کی طرف سے) گھوڑے کے قدم ہی (تحفے میں کیوں نہ دیئے جائیں)۔

⑦ کسی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا اور پیاسا رہ جائے۔ حضرات ائمہ حاکم' طبرانی اور ابویعلی روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔''

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو پڑوسیوں کے حقوق مکمل طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گزشتہ تمام غلطیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین' یا حی یا قیوم۔

طائفہ منصورہ.....اہل حدیث

تحریر جناب حمید اللہ خان عزیز

جماعت اہل حدیث وہ گروہ ہے جن کے امام، رہبر اور پیشوا پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ ہیں۔ دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک بحمداللہ یہ طائفہ موجود ہے اور حق وصداقت کا پیغام ڈنکے کی چوٹ پہنچا رہا ہے۔ جماعت اہل حدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ دین صرف وہی ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں موجود ہے۔ کتاب وسنت کے مقابلے میں کسی امام یا پیر کی تقلید جائز نہیں۔

مسلک اہل حدیث بستیوں اور شخصیات کی طرف منسوب مسالک کے پرچار کے مقابلے میں خالصتاً قرآن وسنت کی دعوت دیتا ہے۔ کیوں کہ آج کی دنیا میں اسلام کے نام پر جن محدثات کو پیش کیا جا رہا ہے، خیر القرون اور مشہود لہا بالخیر زمانوں میں ان کا کہیں نام ونشان نظر نہیں آتا۔ اہل حدیث نے ہمیشہ امت واحدہ کی دعوت دی ہے اور یہ قرآن کی اس آیت کی صحیح عکاسی کرتی ہے:

﴿لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْواً لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (الانبیاء:۱۷)

دعوتِ اہل حدیث کی تائید نبی ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ((المومنون کجسد واحد)) آپ ﷺ نے مومن کی تشبیہ ایک جسم کی مانند دی ہے۔ گویا کہ امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے اور اسے اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ جسے قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

﴿وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً﴾ (آل عمران:۱۰۳)

اتحاد و اتفاق جیسی نعمتِ کبریٰ کو قرآن نے ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا ہے:

﴿لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ﴾ (الانفال:۶۳)

شومئی قسمت کہ امتِ مسلمہ جسے اتحاد و اتفاق کی دعوت دی جا رہی ہے وہ قوتِ واحدہ کی بجائے متعدد فرقوں میں تقسیم ہوگئی ہے اور ان فرقوں کی آڑ میں اسلام کے نام پر عجیب وغریب فلسفے وعقائد گھڑ لیے گئے ہیں۔ الامان والحفیظ۔ حالانکہ اس امت کے بارے میں مالک حقیقی فرماتے ہیں:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (آل عمران:۱۱۰)

امت مسلمہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے اصول پر عمل پیرا ہونے کی بجائے دیدہ و دانستہ فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنستی چلی جا رہی ہے اور شاہراہ مستقیم (قرآن و حدیث) سے کوسوں دور ہے.....! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ... کے اقراریوں نے اپنے دامنِ عقیدت و محبت کو اللہ و رسول ﷺ کی بجائے من پسند شخصیات، روحانی پیشواؤں اور خودساختہ متبرک ہستیوں و بستیوں سے وابستہ کر لیے ہیں۔ جب کہ انہیں تو ان کے پروردگارِ عالم نے کہا تھا کہ وہ پکے سچے مومن بنیں، اپنی تمام تر وفاداریاں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے نام رکھیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾ (النساء:۵۹)

الحمد للہ! اہل حدیث کے حصے میں یہ اعزاز آیا کہ وہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے معاملات میں قرآن وحدیث کو مقدم رکھتے ہیں۔ حق کے معلوم ہو جانے کے بعد ٹیڑھا راستہ، باطل راہ اختیار نہیں کرتے، بلکہ حق کے راستے پہ ڈٹ جاتے ہیں۔ دنیا کی بڑی سے بڑی قوت بھی اسے ڈگمگا نہیں سکتی۔ اہل حدیث غیرت دینی کا عنوان ہے۔ جو پیغمبر اسلام محمد عربی ﷺ کی ربانی تعلیمات کے سامنے کسی بڑی ہستی کو عملاً حریف بنانے کا قطعاً روادار نہیں۔

دیگر فرقوں اور اہل حدیث میں یہی چیز فرق پیدا کرتی ہے کہ دنیا میں جتنے بھی فرقے ہیں، وہ کسی نہ کسی امام کی تقلید کر رہے ہیں۔ جب کہ اہل حدیث کے امام صرف حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، ان کا عقیدہ ومسلک فقط وہی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا۔

آج کے جدید فرقے تو خود آئمہ دین رحمہم اللہ کے زمانے میں بھی موجود نہ تھے، اس لیے یہ حق کیسے ہو سکتے ہیں؟؟ اس لئے اہل حدیث ہی حقیقی طائفہ منصورہ ہے، جن کی کامیابی کا اشارہ احادیث میں اس طرح ملتا ہے۔

((تفترق هذه الامة على بضع وسبعين فرقه كلها فى النار الا واحدة قيل وما هى يا رسول الله ﷺ قال: ما انا عليه اليوم واصحابى)) (رواه ترمذى و ابو داؤد)

میری یہ امت 72 یا 73 فرقوں میں بٹ جائے گی اور ہر فرقہ جہنمی ہوگا، سوائے ایک فرقہ کے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس پر میں اور میرے صحابہ کرام چلتے ہوں، وہی فرقہ جنتی ہوگا۔''

((تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنة رسوله)) (رواہ مالک فی الموطا)

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تلک تم انہیں مضبوطی (اور پوری احتیاط) سے پکڑے رہو گے، کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔''

ان میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس قرآن مجید اور دوسری میری سنت (احادیث صحیحہ) ہے۔ اہل حدیث کے سینے پہ لاتزال طائفة من امتى منصورين على الحق کا تمغہ بھی سجا ہوا ہے، پوری حدیث یوں وارد ہوئی ہے:

((لاتزال طائفة من امتى منصورين على الحق لايضرهم من خذلهم حتى تكون الساعة۔۔۔الخ)) (مشکوٰۃ)

''ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا، اس کی مدد کی جائے گی، اسے نقصان پہنچانے والے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نماز تہجد میں دعا کیا کرتے تھے کہ:

((اللھم احشرنی مع اھل الحدیث وزمرتھم یوم القیامۃ)) (تذکرۃ الصالحین، از شمس الدین اکبر آبادی)

''اے اللہ! قیامت کے روز میرا حشر اہل حدیث اور ان کی جماعت کے ساتھ ہو۔''

((اھل الحدیث عصابۃ الحق فازوا بدعوۃ سید الخلق))

''اہل حدیث حق کی جماعت ہے جو سید الخلق (محمد ﷺ) کی دعوت کے ساتھ کامیاب ہے۔''

طائفہ منصورہ اہل حدیث کے متعلق پیغمبر اسلام ﷺ ایک اور فرمانِ ذیشان پڑھیے جس سے اس گروہ باصفا کی عظمت عیاں ہو رہی ہے:

((عن انس قال قال النبی ﷺ اذا کان یوم القیامۃ یجئی اصحاب الحدیث ومعھم المحابر فیقول اللہ لھم انتم اصحاب الحدیث)) الخ انطلقوا الی الجنۃ (اخرجہ الطبرانی)

''انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اہل حدیث اس حال میں آئیں گے کہ دواتیں ان کے ساتھ ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم اہل حدیث ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

مشعلِ راہِ ہدیٰ ہے، مسلک اہل حدیث
ظلمتِ شب میں ضیا ہے، مسلک اہل حدیث
مادہ صدق و صفا ہے، مسلک اہل حدیث
مشرب مہر و وفا ہے، مسلک اہل حدیث
دعوتِ خیر الوریٰ ہے، مسلک اہل حدیث
شاہراہ مصطفیٰ ہے، مسلک اہل حدیث

امام ابوحاتم محمد بن حبان چوتھی صدی ہجری کے معروف فقیہ ہو گزرے ہیں۔ وہ اپنی ''صحیح'' میں اہل حدیث کی عظمت اور خدمتِ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفین اور اخیار صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے (فرمودات کو قلم بند کرنے اور انہیں ان کی اصلی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے) لیے ایک جماعت کو چن لیا اور انہیں اپنے ابرار کی سنن و آثار کو اپنے اوپر لازم سمجھنے والوں کے راستوں پر چلنے کی ہدایت عطا کی۔ ان کے دلوں کو ایمان سے مزین کر دیا اور ان کی زبانوں کو اپنے دین کے اصول و مبادیات کی تشریح اور اپنے پیغمبر ﷺ کی سنن کی پیروی اور تبلیغ پر لگا دیا۔ چنانچہ انہوں نے آراء الرجال ترک کر کے سنن نبویہ کو جمع کرنے اور ان میں تفقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرنے کیلئے گھر بار اور وطن عزیز کو چھوڑا اور وہ سواریوں پر سوار ہو کر طلبِ حدیث کے لیے نکل پڑے اور پھر اُس پر آپس میں مذاکرہ اور مناقشہ کیا اور اس میں سمجھ بوجھ حاصل کر کے اسے اصل بنایا اور اس سے فروعات کا عطر کشید کیا اور انہوں نے ہی متصل احادیث سے مرسل احادیث کو اور منفصل سے موقوف کو اور منسوخ سے ناسخ کو مفسوخ (فسخ شدہ) سے محکم کو اور مجمل سے مفسر کو اور مہمل سے مستعمل کو اور طویل سے مختصر کو اور چھانٹے ہوئے آثار سے چپکے ہوئے آثار کو اور خصوصی سے عموم کو اور منصوص سے دلیل کو اور مباح سے مزجور (جس کے ارتکاب پر شارع نے ڈانٹ پلائی ہو) کو اور مشہور سے غریب کو اور ارشاد سے فرض کو اور ایعاد (جن اعمال پر وعید ہے) سے حتمی اعمال کو اور مجروحین رواۃ سے عدول کو اور متروکین سے ضعفاء کو اور مجہول سے معمول کی کیفیت کو اور مخذول سے محروف کو اور منحول (غلط طور پر منسوب) سے مقلوب (اصل کے برعکس) کو اور مدلسین کی تدلیس کے نشانات کو واضح اور جدا جدا کر دیا۔ اللہ نے ان کے ذریعے مسلمانوں کے دین کی حفاظت کی اور اسے عیب جوؤں کی بدگوئیوں سے بچایا اور انہیں جھگڑوں کے وقت فیصل ٹھہرایا اور اندھیروں میں انہیں مصابیح الدجیٰ بنایا، چنانچہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث اور اصفیاء کے محبوب ہیں۔''

وکل خیر فی اتباع من سلف
وکل شر فی ابتداع من خلف

''سلف کی پیروی کرنے میں خیر ہی خیر ہے اور خلف کی بدعتوں میں شر ہی شر۔''

اہل حدیث کے عقائد و افکار کی صداقت کی گواہیوں سے چودہ صدیاں بھری ہوئی ہیں لیکن شریر مزاج رکھنے والے لوگ ہر دور میں موجود رہے ہیں جو حق اور اہل حق کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اہل الحدیث کے مخالف احبار و رہبان اس مسلک سے شدید بغض و عناد رکھتے ہیں، اس جماعت سے وابستہ حضرات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ ان پر وہابی اور گستاخ جیسے جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں، کبھی انہیں انگریز کا ایجنٹ کہا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں اور ان جیسے دیگر باطل الزامات کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے: لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین۔

مفتری اور جھوٹے لوگوں پر ہمیشہ اللہ کی لعنت برستی ہے۔ مومن کبھی ان الزامات کی پروا نہیں کرتا۔ کیوں کہ یہ بھی ہمارے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ کیا ہمارے نبی پاک ﷺ پر کفار مکہ نے ظلم کے پہاڑ نہیں توڑے۔ آج جو القابات اہل حدیث کو دیئے جاتے ہیں، بالکل یہی القاب اور معاندانہ رویہ ہمارے پیغمبر اعظم ﷺ کو بھی پیش آیا۔ لیکن آپ نے اللہ کے حکم سے دعوت الی القرآن والسنۃ کا کام جاری رکھا اور کسی دھمکی، طعنہ اور رعب کی پروا کیے بغیر اپنا مشن جاری رکھا۔ اہل حدیث بھی اپنے نبی ﷺ کے اسی طریقے پر ہیں۔

جو گروہ اہل حدیث سے بغض رکھتا ہے، وہ ذرا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں: وہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں لکھتے ہیں کہ اہل بدعت کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو برا بھلا کہے گا۔ مزید فرماتے ہیں: ولا اسم لھم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث:۔ ''اور اس جماعت کا سوائے اہل حدیث کے دوسرا نام کوئی نہیں۔''

چوتھی صدی ہجری کے معروف محقق امام قاضی حسن بن عبدالرحمٰن رامہرمزی رحمہ اللہ طائفہ منصورہ اہل حدیث کے دفاع میں لکھتے ہیں:

حدیث سے بیر اور پرخاش رکھنے اور اہل حدیث سے بغض رکھنے والے لوگوں میں سے کچھ افراد نے اصحاب حدیث کی عزت گھٹانے اور انہیں لوگوں کی نظروں میں گرانے کا گھناؤنا عمل شروع کر رکھا ہے اور ان کی مذمت کرنے اور ان کے سر پر بہتان تھوپنے میں حد سے گزر چکے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ نے علم حدیث کو شرف بخشا ہے اور اس کے حاملین کو فضیلت عطا کی ہے اور اسے ہر مجلس کا حکم اور فیصل بنایا ہے اور اسے ہر علم پر اولیت عطا کی ہے اور اس علم کے حاملین اور اس سے سروکار رکھنے والوں کا نام بلند کر دیا ہے۔ چنانچہ اہل حدیث دین کی

عمارت کا مرکزی ستون ہیں اور دلائل و براہین کے مینار ہیں۔ وہ اس اعزاز وفضیلت کے مستحق کیوں نہ ہوں؟ جب کہ انہوں نے امت محمدیہ کے دین کی پہرے داری کا فریضہ انجام دیا ہے، قرآن مجید کے شان نزول اور اس کے ناسخ ومنسوخ اور محکم اور متشابہ کو قلم بند کیا ہے اور ہر اُس خبر کو محفوظ کیا ہے جس میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہی آپ ﷺ کے مشروع اعمال کو نقل اور مشاہدات کو مدون کیا ہے اور آپ ﷺ کی نبوت کی حقانیت پر دلائل و اعلام سے بھرپور تصانیف لکھی ہیں اور آپ ﷺ کی عزت اور آپ ﷺ کے آباء و اجداد اور آپ ﷺ کے قبیلے کے فضائل ومناقب (جمع کرنے کیلئے دنیا بھر کے کتب خانے کھنگال دیئے ہیں)۔ اس مبارک مقصد کی خاطر انہوں نے ملنے والی روایات کی تحقیق کی ہے اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی سیرتیں اور شہداء کے مراتب اور صدیقین کے واقعات بیان کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور انہوں نے اللہ کے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے سفر وحضر اور اقامت و رخصت اور سونے و جاگنے اور اشارہ اور گفتگو و خاموشی اور بیٹھنے اُٹھنے، کھانے پینے، سواری ولباس اور رضامندی و ناراض اور انکار و قبول جیسے تمام احوال کو قلم بند کیا ہے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ناخن تراشنے اور بلغم خارج کرنے اور اسے پھینکنے کی جہت کو بھی بیان کر دیا ہے اور ان مبارک کلمات کو بھی قلم بند کر لیا جو آپ ﷺ ہر موقع پر کہتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ یہ سب کچھ انہوں نے آپ ﷺ کی ذات سے عقیدت ومحبت اور آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کی خاطر کیا ہے اور اس مقصد کے لیے بھی کہ لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کے فرامین کی اہمیت اور قدر و قیمت جاگزیں ہو سکے۔ لہٰذا جو شخص اپنے دل میں اسلام کا حق اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا احترام رکھتا ہے وہ اس گھٹیا حرکت کے ارتکاب سے بلند ہے کہ وہ ان ہستیوں کی تحقیر کرے، جن کو اللہ نے عزت عطا کی ہے، ان کے مرتبے کو بلند کیا ہے، ان کی دلیل کو غالب کیا ہے اور ان کی فضیلت کو منفرد بیان کیا ہے۔ بلکہ وہ شخص تو اس سیڑھی پر قدم رکھنا بھی گوارا نہیں کرتا جو حضرت نبی کریم ﷺ کے خلفاء اور وحی جلی و وحی خفی کے متبعین اور قرآن واحکام کے ناقلوں پر طعن وتشنیع کی طرف لے جاتی ہو اور نہ ہی وہ ان لوگوں کو برا کہنے کا سوچ سکتا ہے، جن کا تذکرہ اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (التوبۃ:۱۰۰)

مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند وراہِ مصطفیٰ رو
(اقبالؒ)

اگر تو اپنا مقام اس دنیا میں چاہتا ہے تو حق تعالیٰ کے ساتھ دلی وابستگی اختیار کر لے اور راہِ مصطفیٰ ﷺ پہ چلنا شروع کر دے۔

مؤرخ اسلام علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ اہل حدیث کی مساعی مشکورہ کو اس طرح خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

''اس تحریک کا یہ فائدہ ہوا کہ مدت کا زنگ طبیعتوں سے دور ہوا اور یہ جو خیال ہو گیا تھا کہ اب تحقیق کا دروازہ بند اور نئے اجتہاد کا راستہ مسدود ہو چکا ہے، رفع ہو گیا اور لوگ ازسرنو تحقیق و کاوش کے عادی ہونے لگے۔ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے دلائل کی خو پیدا ہوئی اور قیل و قال کے مکدر گڑھوں کے بجائے ہدایت کے اصلی سرچشمہ مصفیٰ کی طرف واپسی ہوئی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر زندہ رکھے، دینِ اسلام پر موت دے اور یوم القیامۃ اہل الحدیث کے گروہ عالی قدر سے ہمیں کھڑا کرے۔ آمین!

شکر لب کیوں کر ادا ہو ہم سے اے ثاقبؔ بھلا
فضل سے اس کے ملا ہے، مسلک اہل حدیث

بقیہ علمائے حدیث کے ساتھ چند روز

ہو جاتا ہے کہ اسلام تو خطرے میں نہیں؛ البتہ کفر والحاد کا زور اب ٹوٹ رہا ہے۔ اب نام نہاد خود ساختہ روشن خیالی دم توڑ رہی ہے اور افق عالم پر اسلام کی روشن اور سنہری کرنیں اپنا نور بکھیر رہی ہیں۔ علمائے حدیث پوری دنیا کے سامنے اسلام کا امن وآشتی سے عبارت خوبصورت پیغام پیش کر رہے ہیں۔ کرہ ارض کے کونے کونے پر محمد ﷺ کے دین کا جھنڈا بلند ہو چکا ہے۔ جو طاقتیں اسے کمزور دیکھنا چاہتی تھیں وہ اب مایوس ہو رہی ہیں۔ اب اسلام کے غلبہ کا دور ہے۔

میں طلبہ کے پروگرام میں پہنچا تو حاضری اپنے پورے جوبن پر تھی۔ استراحہ کا وسیع صحن تنگ دامنی کا شکوہ کر رہا تھا۔ مولانا حافظ عبداللہ امجد چھتوی خطاب فرما رہے تھے۔ وہ بڑے محبت بھرے انداز میں طلبہ کو نصیحتیں فرما رہے تھے۔ تاریخ کے حوالے سے اور اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے انہوں نے طلبہ کو مزید مطالعہ کی تلقین کی۔ عزت نفس اور خود داری کی طرف توجہ دلائی۔ راقم الحروف نے بھی اپنے تجربات سے اور تاریخ کے حوالے سے طلبہ سے گفتگو کی۔ ایک شاندار عشائیہ کے ساتھ یہ خوبصورت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس طرح علمائے کرام اور مشائخ عظام کی عالی قدر معیت میں کئی روز تک رہنے کے بعد مدینہ طیبہ کا یہ سفر اپنے ساتھ بہت سی خوبصورت یادیں لے کر انجام پذیر ہوا۔

بقیہ مبارک اور پاکیزہ تحفہ

کے رسول! دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو سلام میں پہل کون کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے وہ سلام میں پہل کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ اب جس کا اللہ کے ساتھ مضبوط اور گہرا تعلق ہوگا وہی سلام میں سبقت کی توفیق پائے گا، ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارا اللہ کے ساتھ کتنا مضبوط تعلق ہے.....؟؟

دو ناراض بھائیوں کیلئے خیر کا پہلو

جب دو بھائی آپس میں ملتے ہیں اور وہ ناراض ہیں لیکن ایک اپنا چہرہ ایک طرف اور دوسرا بھائی دوسری طرف کر لیتا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں بہترین وہ شخص ہے جو اپنے مسلمان بھائی سے سلام لینے میں پہل کرتا ہے۔ اسلئے آیئے! جو بھائی بہن، رشتے دار ناراض ہیں۔ ان سے سلام لینے میں پہل کریں اور ناراضگی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ بہترین مسلمانوں کی صف میں داخل ہو جائیں۔ سلام کو ہر ایک کے لیے عام کر دیجئے۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن وسنت پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

دشنام طرازی کی ممانعت!

تحریر: جناب مولانا عبدالغفار

محترم قارئین! آج معاشرہ کے بچوں، عورتوں اور جوانوں سبھی میں سب وشتم کرنا، ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، لعن طعن کرنا اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑانا ایک وباء کی طرح پھیل چکا ہے۔ اس مضمون میں سب وشتم کے عقاب وعتاب اور اس کے مضرات سے آپ کو واقف کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

زمانہ پر سب وشتم کرنے کی ممانعت

وہ شخص جو دنوں کو گالی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں دن ایسا ہے اور فلاں دن ایسا ہے یا رات و دن اور ماہ و سال پر کسی حادثہ کے سبب سے سب وشتم کرتا ہے تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ منہیات کے قبیل سے ہے، جس کے ارتکاب کے باعث اللہ کے قضاء وقدر پر اعتراض کرنا لازم آتا ہے۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قال الله عزوجل يؤذيني ابن آدم يسب الدهر وأنا الدهر أقلب الليل والنهار))

''اللہ کا فرمان ہے کہ اولاد آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے تکلیف دیتی ہے، درآں حالیکہ میں ہی زمانہ ہوں، چونکہ میں ہی شب و روز میں انقلاب بپا کرتا ہوں۔''

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اللہ ہی زمانہ ہے، یعنی حادثات و واقعات کو انجام دینے والا ہے، زمانے کا اس میں کوئی دخل نہیں، بلکہ وہ تو اللہ کے منجملہ مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ (شرح مسلم: ۵/۱۵)

علماء تحقیق کا کہنا ہے کہ جس کسی نے کوئی واقعہ، کوئی کام زمانے کی طرف منسوب کیا تو حقیقتاً اس نے کفر کیا لیکن جس نے ایسی بات کو بغیر اعتقاد کے اپنی زبان سے ادا کیا تو وہ کافر نہیں ہوگا مگر یہ اس کے لئے ناپسندیدہ عمل ہوگا چونکہ یہ اہل کفر کے مشابہ عقیدہ ہے۔

زمانے کو گالی دینا گویا اللہ کو تکلیف دینا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

(الاحزاب: ۵۷)

''یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء رسانی کرتے ہیں، اللہ ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے۔ اللہ نے ان کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

آیت بالا کی تفسیر میں علامہ سعدیؒ لکھتے ہیں: اس ایذاء رسانی میں قولی وفعلی ہر اذیت شامل ہے۔ (تفسیر کلام المنان: ۶۷)

دین اسلام پر سب وشتم سے ممانعت:

دین اسلام کو گالی دینا ایک واضح اور صریح کفر ہے، چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبة: ۶۵-۶۶)

''یعنی کیا تم لوگ اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا کرتے ہو؟ اب تم لوگ بہانہ نہ بناؤ، درحقیقت تم سب ایمان کے بعد کافر ہوگئے ہو۔''

لہٰذا ایسے شخص کو نصیحت کرنا اور اس پر اس کی نکیر کرنا واجب ہے۔ پھر اگر وہ باز آجائے تو الحمدللہ ورنہ اس پر سلام میں پہل کرنا جائز ہے نہ اس کے سلام کا جواب دینا جائز ہے اور نہ اس کی دعوت قبول کرنا جائز ہے۔ بلکہ کلی طور پر اس کا بائیکاٹ کرنا اس وقت تک واجب ہے جب تک وہ توبہ نہ کرلے یا ولی امر کی جانب سے اللہ کا حکم یعنی قتل کا نفاذ نہ ہو جائے۔ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((من بدل دينه فاقتلوه)) (بخاری)

''کہ جس نے بھی اپنے دین (اسلام) کو بدل دیا اسے تم لوگ قتل کر ڈالو۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان جب دین اسلام کو گالی دیتا ہے تو گویا وہ اپنے دین کو بدل دیتا ہے۔ (فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ: ۵/۲:۳۴۱۹)

صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کی ممانعت

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تسبوا اصحابي، لا تسبوا اصحابي، فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه))

''کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تب بھی وہ صحابہ کے خرچ کردہ ایک مد یا اس کا آدھا حصہ نہیں پا سکتا۔''

امام نوویؒ کا کہنا ہے کہ جان نثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب وشتم کرنا حرام ہے خواہ ان میں سے کوئی فتنوں میں ملوث ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، چونکہ وہ لوگ ان جنگوں میں مجتہد و متاول تھے۔ (شرح مسلم: ۱۶/۹۳)

قاضی عیاض کا کہنا ہے کہ صحابہ میں سے کسی کو بھی گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، یہی ہمارا اور جمہور علماء کا موقف ہے۔ (شرح مسلم: ۱۶/۹۳)

والدین پر سب وشتم کی ممانعت

آج ہمارے معاشرہ کی اکثر اولاد اپنے ہم جولیوں کے مابین والدین کو سب وشتم کرنے پر مسخرے مارتی ہے اور خاص کر نوجوان حضرات ایسے فحش الفاظ میں ان سے ہنسی مذاق اور سب وشتم کرتے ہیں کہ گویا وہ ان کی حمد و ستائش کر رہے ہوں۔ کیا اسی طرح اولاد کو اپنے والدین کی محبت کا صلہ دینا چاہیے؟ جبکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳)

''یعنی تم ان کو اف تک نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو بلکہ ان سے نرم بات کہو۔''

آیت فلا تقل لهما اف کے بارے میں علامہ سعدی کا کہنا ہے کہ یہ تکلیف دینے کا سب سے ادنیٰ اور معمولی درجہ ہے، اسی سے ماسوا پر تنبیہ کی گئی ہے۔ (تفسیر کلام المنان: ۴۵۶)

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیه قیل: یا رسول الله! وکیف یلعن الرجل والدیه؟ قال:یسب الرجل أباالرجل، فیسب اباه ویسب امه فیسب امه))

''کہ بلاشبہ کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعن طعن کرے، پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آدمی اپنے والدین پر لعن وطعن کیسے کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دے گا تو وہ اس کے والد کو گالی دے گا، اسی طرح وہ اس کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔''

متن حدیث وکیف یلعن الرجل والدیه کی تشریح میں علامہ ابن حجرؒ کا کہنا ہے کہ اس طرح کا سوال اس لئے تھا کیونکہ یہ سائل کی سمجھ سے باہر کی بات تھی، چونکہ انسانی فطرت سلیمہ اس کا انکار کرتی ہے۔ (فتح المنان:۱/۴۶۷)

مسلمانوں پر سب وشتم کی ممانعت

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سباب المسلم فسوق وقتاله کفر))

''کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔''

شریعت میں فسق کا معنی ہوتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جانا۔ لہٰذا یہ شریعت کی نظر میں نافرمانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ﴾

(الحجرات:۷)

''یعنی اس نے کفر، فسق اور نافرمانی کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے۔''

صحیحین کی ایک روایت ہے جو حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ

((سمعت رسول الله ﷺ أیما امراء قال لأخیه یا کافر فقد باء بها أحدهما، ان کان کما قال والا رجعت علیه))

''کہ کوئی بھی شخص اپنے بھائی کو ''اے کافر'' کہے تو ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے۔ اگر حقیقت میں وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کہا بصورت دیگر کفر اس کی طرف ہی عود کرے گا۔''

امام نوویؒ فرماتے ہیں: وہ برے الفاظ جو عادۃ باہمی لڑائی کے وقت مستعمل ہوتے ہیں جیسے اے گدھا، اے کتا وغیرہ تو یہ بھی دو وجہ سے برے اور قبیح ہیں: ایک تو اسلئے کہ جھوٹ ہے اور دوسرا اس لئے کہ اس میں ایذاء رسانی ہے۔ (الاذکار:۴۵۸)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾

(الاحزاب:۵۸)

''یعنی جو لوگ مومنین اور مومنات کو بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد نہیں ہوا، تکلیف دیتے ہیں تو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

مُردوں پر سب وشتم کرنے کی ممانعت

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ ؓ سے ایک روایت مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لاتسبوا الاموات فانهم قد أفضوا الی ماقدموا))

''کہ مُردوں کو تم لوگ گالی مت دو چونکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ پا چکے ہیں۔''

قد افضوا کی تشریح میں علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں: جو کچھ بھی خیر وشر انہوں نے کیا ہے وہ پا چکے ہیں۔ (فتح الباری:۳/۳۰۴)

صحیح ترمذی (۲/۱۹۰) اور مسند احمد بن حنبلؒ میں مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا تسبوا الأموات فتؤذوا الأحیاء))

''کہ مردوں کو گالی نہ دو ورنہ تم زندوں کو تکلیف پہنچاؤ گے۔''

مرض پر سب وشتم کرنے کی ممانعت

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ام سائب یا (میتب) سے پوچھا: ((تر مذ فرفین؟ قالت: الحمی لابارك الله فیها، فقال: لاتسبی الحمی، فانها تذهب خطایا بنی آدم کما یذهب الکیر خبث الحدید))

''کہ اے سائب (یا میتب) کی ماں! آپ کو کیا ہوا ہے کہ کپکپا رہی ہیں؟ تو جواب میں انہوں نے کہا: بخار ہو گیا ہے۔ ''اللہ کرے اس میں برکت نہ ہو۔'' چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: آپ بخار کو گالی نہ دیں چونکہ یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو ٹھیک اسی طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔''

میرے مسلمان بھائی! جان لیں کہ وہ تمام برائیاں اور رنج وغم جو ایک مسلمان کو لاحق ہوتے ہیں تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوا کرتے ہیں، جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔ لیکن مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ صبر کرتے رہیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں عنقریب وہ اس مرتبے کو پہنچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(الزمر:۱۰)

''یعنی صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر دیا جائے گا۔''

ہوا پر سب وشتم کی ممانعت

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لاتسبوا الریح، فان رأیتم ماتکرهون فقولوا اللهم انا نسألك خیر هذه الریح وخیرمافیها ما أمرت به، ونعوذبك من شرهذه الریح وشرما فیها ما أمرت به)) (الترمذی وقال: حسن صحیح)

''کہ ہوا کو گالی مت دو، اگر تم لوگ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے ہو تو یہ کہو کہ اے اللہ! ہم لوگ تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور اس میں جو بھلائی ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، وہ مانگتے ہیں اور ہم لوگ تجھ سے اس ہوا کی برائی اور اس میں جو برائی ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، اس سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ہواؤں کو گالی دے۔ چونکہ یہ اللہ کی ایک اطاعت گزار مخلوق ہے اور اس کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ وہ جب چاہتا ہے اسے رحمت یا زحمت بنا دیتا ہے۔ (الاذکار:۲۳۸)

مرغ پر سب وشتم کی ممانعت

سنن ابی داؤد اور صحیح الجامع (۶/۱۶۱) میں حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

باقی صفحہ 9 پر

مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز امن کانفرنس نے (۲۱) نکاتی ''امن فارمولہ'' پیش کر دیا۔

8 جون 2014ء کوئٹہ:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے زیر اہتمام ''آل پارٹیز امن کانفرنس'' نے 21 نکاتی امن فارمولہ پیش کر دیا۔ ایم پی اے ہاسٹل کوئٹہ میں منعقدہ اے پی سی کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کی۔ جس میں بلوچستان کی تمام سرکردہ سیاسی و مذہبی جماعتوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر صوبائی جمعیت کے امیر مولانا علی محمد ابوتراب نے مشترکہ طور پر منظور کیا گیا 21 نکاتی امن فارمولہ پیش کیا۔ جس میں قرار دیا گیا کہ ☆ پاکستان کے قیام کے وقت کا وعدہ کہ ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' کی روشنی میں یہاں اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائے، قیام امن کی اساس ہمارا دین ہے جو انسانیت کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ لہذا بے امنی کی بنیاد دین سے دوری اور دینی نظام کے نفاذ سے غفلت اور عدم دلچسپی ہے۔ ملک میں اسلامی اقدار کا احترام کیا جائے۔ ☆ بلوچستان میں بدامنی کی ایک وجہ اس کا احساس محرومی ہے۔ لہذا اقتصادی ترقی کے لیے، تعلیم، صحت، مواصلات، کے شعبوں میں بلوچستان کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے اور بلوچستان کے وسائل پر اسکے حق کو تسلیم کیا جائے۔ ☆ بلوچستان کے نوجوانوں، سیاسی شخصیات کا اٹھایا جانا، غائب کرنا اور اغوا برائے تاوان کی وارداتیں بے چینی اور بدامنی کا باعث ہیں لہذا یہ سلسلہ روکا جائے۔ لوگوں کو بازیاب کرایا جائے۔ ☆ بیرونی مداخلت بے امنی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے لہذا اسے روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ ☆ امن کے قیام کے لیے عدالتوں کو آزاد کیا جائے اور مجرموں کی سزائیں یقینی بنائے۔ ☆ نواب اکبر بگٹی کے قتل، آئین توڑنے کے جرائم کی بناء پر پرویز مشرف کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ اس سلسلے میں فوج مداخلت نہ کرے۔ ☆ بلوچستان کے ساتھ ماضی میں ہونے والی زیادتیوں اور محرومیوں پر سیاسی و عسکری قیادت بلوچستان سے معافی مانگی جائے۔ ☆ امن وامان قائم کرنے والے اداروں خصوصاً پولیس، انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو سیاسی اثر ورسوخ سے آزاد کیا جائے اور سیاسی بنیادوں پر بھرتیاں ختم کر کے میرٹ کو ملحوظ رکھا جائے۔ ☆ قیام امن میں غفلت برتنے والے تمام اہلکاروں کو برطرف کیا جائے۔ ☆ حکومت محب وطن ناراض بلوچوں اور راہنماؤں کے ساتھ مخلصانہ مذاکرات کرے اور بلوچ راہنماؤں کو بھی اس سلسلے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور قومی مفاد کو مدنظر رکھیں۔ ☆ بلوچستان کے عوام کے خلاف کسی بھی سطح پر جاری آپریشن بند کیا جائے۔ عوام کو ملک کے مفاد کے لیے اعتماد میں لیا جائے۔ ☆ فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے مشترکات کو زیادہ عام کیا جائے، اختلافی مسائل کو عوامی اجتماعات میں نہ بیان کیا جائے، تاکہ مذہبی ہم آہنگی کو فروغ ملے۔

☆ بلوچستان میں ماضی میں کیے گئے فوجی آپریشن ناکام ہوئے، آئندہ بھی ناکام ہوں گے۔ لہذا بلوچستان کے سلگتے ہوئے مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے اور اسکا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ اور فوجی آپریشن کا راستہ استعمال نہ کیا جائے۔ ☆ معاشرتی ناہمواری ختم کی جائے، صوبائی خودمختاری تسلیم کی جائے۔ ☆ دہشت گردی، بدامنی اور بے چینی کے خاتمے کے لیے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ ☆ ریاستی اداروں کو اسکے آئینی کردار اور منصبی فرائض تک محدود رکھا جائے۔ ☆ جمہوریت کے استحکام کے لیے پارلیمانی سسٹم کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے اور اس سسٹم کو ناکام بنانے والے آمریت کے پروردہ سیاسی عناصر کی منفی سرگرمیوں کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ ☆ حکومت علاقائی استحکام کے لیے بھارت اور افغانستان کے حوالے سے اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ افغانستان میں پاکستان کے خلاف منفی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔ ☆ بلوچستان کے مسائل کے حل کے لیے پنجاب کو بڑے بھائی کا کردار ادا کرنا ہوگا۔

☆ اے پی سی اے، این پی کے مرکزی راہنماء ارباب عبدالظاھر کانسی کے اغوا کی شدید مذمت کرتی ہے اور انکی بازیابی کا مطالبہ کرتی ہے۔

☆ ٹارگٹ کلنگ کے شکار متاثرہ خاندانوں کی مدد کی جائے۔ کانفرنس میں کہا گیا کہ کسی بھی ملک کے استحکام، سالمیت اور خوشحالی کے لیے امن ناگزیر ہوتا ہے۔ آج وطن عزیز خصوصاً بلوچستان جن مشکلات کا شکار ہے اسکی بنیادی وجہ بدامنی، دہشت گردی اور بڑھتی ہوئی بیرونی مداخلت ہے۔ اس صورتحال کے تناظر میں اے پی سی کے مجوزہ 21 نکاتی امن فارمولے پر اگر عمل ہو جائے تو ہمارے ملک میں خصوصاً بلوچستان میں امن کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ کانفرنس میں شریک جماعتوں اور انکے راہنماؤں، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر، امیر بلوچستان مولانا علی محمد ابوتراب، امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، ایڈیشنل سیکرٹری جنرل رانا محمد شفیق خاں پسروری، مولانا عبدالغنی ضامرانی ناظم اعلی بلوچستان، مولانا قاری خلیل الرحمن جاوید ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث کراچی، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے عبدالرحیم کاکڑ، جمعیت علمائے اسلام نظریاتی کے مولانا عبدالقادر لونی، بلوچستان نیشنل پارٹی کے ساجد ترین ایڈووکیٹ، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالمتین اخونزادہ، نیشنل پارٹی کے نیاز بلوچ، عوامی نیشنل پارٹی کے رشید خان ناصر، پاکستان تحریک انصاف کے ملک ذکریا کاسی، مجلس وحدت مسلمین کے علامہ مقصود ڈومکی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا انوار الحق حقانی، پاکستان ورکرز پارٹی کے خدائی دوست کاکڑ، زمیندار ایکشن کمیٹی کے ملک نصیر شاہوانی، مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ کے سید توصیف گیلانی، مسلم لیگ علماء مشائخ ونگ کے سید سیف الرحمن تارن اور پنجاب یونین آف جرنلسٹ کے صدر وسیم فاروق نے بھی شرکت کی۔

شعبہ نشر واشاعت: مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان۔ 0321 8033017

بقیہ عبدالاعلیٰ درانی کی آمد

ہے کہ دین کو ایک مکمل رفاہی وفلاحی تحریک کی حیثیت سے پیش کیا جائے، اپنے عزیز واقارب اور پڑوس میں کمزور، بھوکے محتاج لوگوں کی ضروریات کا خیال کیا جائے۔

مرکزی جامع مسجد فیصل آباد میں خطبہ جمعہ

9 مئی کا خطبہ جمعہ مولانا محمد یوسف انور نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دعوت پر فیصل آباد میں اہل حدیث کی سب سے قدیمی اور مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار میں حقوق العباد میں کوتاہی حقوق اللہ کے حسن وجمال کو ختم کر دیتی ہے'' کے عنوان سے دیا۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ سخت گرمی کے موسم میں، تپتی دوپہر میں گلی میں ایک پھیری لگانے والا غریب، ایک ننگے پاؤں پھرنے والا مزدور..... کیا یہ حق نہیں رکھتا کہ اسے آپ کے فریزر سے ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس مل جائے۔ اس وسیع وعریض دسترخوان سے جس پر دنیا جہان کی نعمتیں سجی ہوئی ہوں چند لقمے روٹی کے مل جائیں؟۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے اور رات بھر تہجد پڑھنے والے اس حاجی صاحب کے پڑوس میں اگر بچے بھوکے سوئے ہوئے ہوں تو اللہ کو ایسی تہجدوں اور نمازوں کی کیا ضرورت؟

نیکی کی تشریح

10 مئی بعد مغرب جامعہ رحمانیہ اہل حدیث منڈی تاندلیانوالہ میں آپ نے سخاوت کے فوائد پر درس قرآن ارشاد فرمایا: سورہ البقرہ کی آیت لیس البر کے مطابق نیکی کسی خاص طرز عبادت کا نہیں بلکہ ایمان و عمل صالح کا نام ہے۔ ایمان کے بغیر کوئی اصلاحی وفلاحی کام ثمر آور نہیں ہے۔ ایمان کی بنیاد پر خرچ کیا گیا مال ہی درجہ قبولیت حاصل کر سکتا ہے۔ سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں، یتیموں، کم آمدن اور زیادہ اخراجات والے مسکینوں، مسافروں، عام سائلین، لوگوں کے قرض اتارنے صرف رضائے الٰہی کی خاطر، ان کے جرمانے ادا کرنے کا نام نیکی ہے۔

آپ اپنا دورہ مکمل کر کے 11 مئی کی شب برطانیہ کیلئے روانہ ہو گئے۔

مرتبہ: گلزار احمد غوری۔ برمنگھم۔ 00-44-783 2570 638

ناظم تحصیل ایبٹ آباد قاری عبدالحفیظ کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ایبٹ آباد کے ناظم مولانا قاری عبدالحفیظ کی والدہ محترمہ مختصر علالت کے بعد 23 مئی 2014ء بروز جمعۃ المبارک انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک انتہائی متقی اور تہجد گزار عالمہ وعابدہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء، اساتذہ طلباء اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف، ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین مرحومہ کی بخشش اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

شعبہ نشر واشاعت: مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ایبٹ آباد

0345-9589559

تحیۃ المسجد کے احکام

تحریر
جناب شیخ محمد بن صالح الخزیم

حالات کا جائزہ لینے والوں کے سامنے بہت سارے ایسے لوگ آئیں گے جو عبادت گزار اور اللہ کی قربت کے خواہش مند ہوں گے، وہ مالی اور بدنی عبادات کے بھی خوگر ہوں گے، البتہ ان میں سے چند بلکہ ان کی ایک بڑی تعداد ان عبادات جیسے نماز، زکوۃ اور حج وغیرہ کے بیشتر احکام کی جانب سے غافل اور بے نیاز ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کو ایسے افراد بھی مل جائیں گے جو عبادت کی شکل وصورت سے آگاہ ہوں گے اور اگر کوئی معمولی شرعی مسئلہ بھی درپیش آگیا تو الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر انہیں کس [illegible] ہے جو اس اشکال کا حل پیش کر سکے اور اس کی الجھن کو ازالہ کر سکے۔ یہ اگرچہ ضروری ہے مگر مسلمانوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ خود ان احکام و مسائل سے واقف رہیں، تاکہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان مبارک کی فضیلت کا ادراک حاصل کر سکیں: ((من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین)) اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔'' (بخاری و مسلم) تاکہ وہ علم بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کا حق ادا کر سکیں۔

ان مسائل میں سے ایک مسئلہ ''تحیۃ المسجد'' کا ہے، جس کے ذریعے ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اسی سے مدد اور درستگی کے طالب ہیں اور اسی سے حق وصواب کی امید رکھتے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں بہتر اعمال و اخلاق کی توفیق بخش دے، جو تیرے علاوہ دوسرا کوئی نہیں بخش سکتا، برے اعمال واخلاق سے محفوظ رکھ تو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

تحیۃ المسجد کے احکام

تحیۃ المسجد کی تعریف اور اس کا حکم: تحیۃ المسجد دو رکعت ہیں، جنہیں مسجد میں داخل ہونے والا شخص پڑھتا ہے، عام احادیث کی بنیاد پر مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے اس کے سنت ہونے پر اجماع ہے۔ (فتح الباری: ۱/۴۰۷)

جو اس سے مستثنیٰ ہے: اس حکم سے خطیب مسجد مستثنیٰ ہیں، جب وہ خطبہ جمعہ کہنے مسجد میں داخل ہوں گے تو تحیۃ المسجد ادا نہیں کریں گے۔ اسی طرح مسجد کا متولی جو اس کی دیکھ بھال کا اہتمام کرتا ہے، بار بار داخلے کی وجہ سے اس پر ادائیگی دشوار ہوگی۔ اسی طرح فرض نماز کے دوران مسجد میں داخل ہونے والا یا اقامت کے وقت پہنچنے والا بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہوگا، کیونکہ فرض نماز تحیۃ المسجد [illegible] سے بے نیاز کر دے گی۔ (سبل السلام: ۱/۳۲۰)

[illegible] تحیۃ المسجد کے استحباب کے قائل ہیں، جب بھی آدمی مسجد میں داخل ہو، تحیۃ المسجد ادا کرے۔ علامہ نوویؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اسی کے قائل، حنابلہ کا بھی یہی ظاہری مسلک ہے۔ (المجموع: ۴/۵۷)

علامہ شوکانیؒ ظاہری حدیث کی بنیاد پر تحیۃ المسجد کی مشروعیت کے قائل ہیں اگرچہ بار بار مسجد میں داخل ہو۔ (نیل الاوطار: ۳/۷۰)

تحیۃ المسجد کی حکمت

مسجد کے احترام کے پیش نظر تحیۃ المسجد ادا کی جاتی ہے، یہ ویسے ہی ہے جیسے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کیا جاتا ہے، یا بوقت ملاقات جس طرح ایک شخص دوسرے کو سلام کرتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کا قول ہے: بعض نے اسے رب المسجد کو سلام کرنے سے تعبیر کیا ہے، کیونکہ اس سے مقصود اللہ سے قربت ہے نہ کہ مسجد سے قربت مراد ہے، کیونکہ کسی گھر میں داخل ہونے والا گھر کو نہیں بلکہ اس کے مالک کو سلام کیا کرتا ہے۔ (حاشیہ ابن قاسم: ۲/۲۵۲)

تحیۃ المسجد سے متعلق مسائل

☆ تحیۃ المسجد کی مشروعیت ہر وقت کے لئے ہے کیونکہ وہ ذوات الاسباب ایسی نمازیں جو کسی سبب سے ادا کی جائیں میں سے ہے۔ علامہ ابن تیمیہ، مجد الدین ابوالبرکات اور ابن الجوزی رحمہم اللہ وغیرہ کا یہی مسلک ہے۔ شیخ محمد بن عثیمین اور علامہ ابن باز رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

☆ تحیۃ المسجد کا وقت مسجد میں داخل ہونے کے وقت بیٹھنے سے قبل ہے لیکن اگر جان بوجھ کر بیٹھ گیا تو وقت گزر جانے کی وجہ سے اس کی ادائیگی مشروع نہ رہی۔

☆ جو آدمی مسجد میں داخل ہو اور انجانے میں یا بھول کر تحیۃ المسجد سے پہلے بیٹھ گیا، اس کے لئے کھڑے ہو کر دو رکعت تحیۃ المسجد کی ادائیگی مشروع ہے۔ کیونکہ معذور کے لئے صرف بیٹھ جانے کی وجہ سے تحیۃ المسجد فوت نہیں ہوگی اگر فاصلہ لمبا نہ ہو۔ (فتح الباری: ۲/۴۰۸)

☆ تحیۃ المسجد سنت ہے واجب نہیں، امام نوویؒ نے اس پر اجماع بیان کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/۶۸)

☆ جو آدمی مسجد میں آئے اور مؤذن اذان دے رہا ہو، اسے اذان کے جواب کا اجر وثواب حاصل کرنے کے لئے جواب دینا چاہئے اور تحیۃ المسجد کی ادائیگی اس کے بعد کرنی چاہئے، البتہ اگر جمعہ کا دن ہو اور خطبہ کی اذان شروع ہو چکی ہو تو جواب نہ دے کر تحیۃ المسجد ادا کرے، کیونکہ خطبے کا سننا زیادہ اہم ہے۔ (الانصاف: ۲/۱۷۰)

☆ جمعہ کے خطبہ کے وقت مسجد میں داخل ہونے کے لئے وہ ہلکی رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے اور اس کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے:

((فلا یجلس حتی یصلی رکعتین)) (بخاری و مسلم)

''جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے، بیٹھے نہیں۔''

دوسری حدیث میں ہے:

((فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما)) (بخاری و مسلم)

''اسے دو ہلکی رکعتیں پڑھنا چاہئیں۔''

البتہ اگر خطبہ کے آخری وقت میں پہنچے اور گمان غالب ہو کہ تحیۃ المسجد پڑھنے سے نماز جمعہ کا اول حصہ چھوٹ جائے گا تو اسے تکبیر تک کھڑا رہنا چاہئے۔

☆ اکثر فقہاء کے نزدیک مسجد حرام کی تحیۃ المسجد طواف ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں: باہر سے آنے والے کیلئے مسجد حرام کا طواف ہی تحیۃ المسجد ہے، البتہ مقیم کے لئے مسجد حرام اور غیر مسجد حرام کا حکم ایک ہے۔ (فتح

الباری: ۲/۴۱۲) غالباً امام نووی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو آدمی طواف کا مقصد نہ رکھتا ہو۔ ہاں اگر وہ طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کی وجہ سے دو رکعت تحیۃ المسجد سے بے نیاز ہو جائے گا اور یہی درست ہے۔ (حاشیہ ابن قاسم: ۲/۴۸۷)

☆ فرض نماز سے قبل کی سنت تحیۃ المسجد کے لئے کافی ہوگی، کیونکہ تحیۃ المسجد کا اصل مقصد یہی ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا ابتدا نماز سے کرے اور سنت سے یہ مقصد پورا ہو جاتا ہے، اگر وہ سنت اور تحیۃ المسجد یا فرض اور تحیۃ المسجد کی نیت ایک ساتھ کرے تو بلا اختلاف دونوں ادا ہو جائیں گی۔ (کشاف القناع: ۱/۴۲۳)

☆ تحیۃ المسجد کا مقصد ایک رکعت، یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت، یا سجدہ شکر سے حاصل نہیں ہوگا۔ (کشاف القناع: ۱/۳۲۴)

☆ اگر تکبیر کا وقت قریب ہے تو امام کے لئے فرض نماز تحیۃ المسجد کے لئے کافی ہوگی۔ (سبل السلام: ۱/۳۲۹)

حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: سورج ڈھلنے کے بعد حضرت بلال اذان کہتے تھے، آپ تکبیر اس وقت تک نہ کہتے جب تک کہ آپ ﷺ باہر تشریف نہ لاتے، جب آپ نکلتے، آپ کو دیکھنے کے بعد ہی تکبیر کہا کرتے تھے۔ لیکن اگر امام بیٹھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے تحیۃ المسجد مشروع ہے، حدیث میں وارد ہے:

(اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین)) (بخاری و مسلم)

''تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک وہ دو رکعت نماز نہ ادا کرے۔''

اگر صحراء میں نماز پڑھنا ہے تو تحیۃ المسجد نہیں پڑھے گا (الفواکہ العدیدہ: ۱/۹۹) البتہ اگر حالت سفر میں راستے سے متصل مسجد میں نماز پڑھے تو تحیۃ المسجد ادا کرلے گا اور اگر تحیۃ المسجد اور فرض نماز کی نیت ایک ساتھ کرلے تو یہ زیادہ صحیح ہے۔

☆ امام کے لئے جمعہ اور عیدین سے قبل تحیۃ المسجد مشروع نہیں، وہ جمعہ کو خطبہ سے اور عیدین کو نماز سے شروع کرے گا، اسی پہ نبی اکرم ﷺ کا عمل رہا ہے۔ مقتدی کے لئے عیدگاہ میں بیٹھنے سے پہلے عام دلائل کی بنیاد پر تحیۃ المسجد مشروع ہے، عید کی نماز چاہے وہ مسجد میں پڑھے یا عیدگاہ میں لیکن اگر عید کی نماز عمارت سے باہر پڑھے تو ایسی حالت میں تحیۃ المسجد مشروع نہیں۔ عیدگاہ میں تحیۃ المسجد اس لئے پڑھی جائے گی کیونکہ اس کا حکم مسجد ہی کی طرح ہے، اس کی دلیل ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے وہ کہتی ہیں: ہم بالغہ عورتوں کو عیدین کیلئے باہر نکلنے کا حکم دیا گیا ہے، جو بھلائی میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں گی البتہ حائضہ خواتین عیدگاہ سے دور رہیں۔ (بخاری: ۳۲۴، مسلم: ۸۹)

شیخ محمد بن عثیمینؒ کا یہی مسلک ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

☆ جس شخص نے فرض نماز پڑھ لی ہو، پھر وہ مسجد میں ایسے وقت میں آئے جبکہ نماز شروع ہو چکی ہو، اس کیلئے سنت ہے کہ وہ جماعت میں شامل ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جب تم اپنے گھر میں نماز پڑھ چکے ہو، پھر مسجد میں آؤ تو لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جاؤ، یہ نماز تمہارے لئے نفل ہوگی۔ (ترمذی: ۲۱۹)

یہ فرض نماز تحیۃ المسجد کے لئے کفایت کر جائے گی اور نماز نفل ہوگی، پہلے پڑھی جانے والی نماز اس کی فرض نماز ہوگی کیونکہ اس کی ادائیگی سے فریضہ پورا ہو گیا۔

یہ مسئلہ ایسی بہت ساری مساجد میں پیش آتا ہے جن میں نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے، بعض مساجد میں علمی دروس اور کانفرنسوں وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے۔

اب اگر کوئی شخص ایسے حال میں امام کے ساتھ داخل ہو تو نماز پوری کرے گا۔ نبی کریم ﷺ کے عام فرمان کے بسبب ((ماأدرکتم فصلوا، وما فاتکم فأتموا)) جتنی نماز ملے اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے پورا کرلو۔ (بخاری و مسلم) اور یہی افضل ہے۔ اگر امام کے ساتھ اسے دو ہی رکعت ملے تو امام کے ساتھ سلام پھیر دے گا اور اگر اس سے کم ملے تو سنت یہ ہے کہ دو رکعت پوری کر کے پھر سلام پھیرے گا۔ (الشرح الممتع: ۴/۲۲۰)

اس کے برخلاف مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھ جانا یا جماعت کے ختم ہونے کا انتظار کرنا درست نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ ہمیں نفع بخش علم سے نوازے۔ آمین!

☆☆☆☆☆

بقیہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سیاسی پالیسی

۔ یہ بڑے مقاصد کے لئے پاکستان کے تحفظ اور اسلام کے نفاذ کے لئے ایک جد و جہد کا راستہ ہے، جو 550 سے زائد اراکین مجلس شوریٰ (جن میں سے غالب اکثریت شیوخ الحدیث، جید علماء اور اپنے اپنے شعبہ میں ایک بہترین ماہر کی حیثیت سے مانے جانے والے اکابرین کی ہے) نے اختیار کیا ہے، اب اس پر اعتراض کرنے والوں کو عقل کے ناخن لینے چاہئیں۔

قارئین کرام! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے بعض جماعتی دوستوں کے مسائل ہیں، ذاتی بھی ہو سکتے ہیں، اجتماعی بھی اور تعمیر مساجد کے حوالے سے بھی۔ مگر ان مسائل کو حل کرنے کیلئے سب سے بڑی ضرورت تو ہماری مقامی جماعتوں کی قوت ہے، ہم مقامی سطح پر تو کچھ کرتے نہیں اور ایک معمولی پرچہ درج کروانا ہو تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ امیر یا ناظم اعلیٰ پاکستان بنفس نفیس چل کر تشریف لائیں اور ایس ایچ او کو ملیں اور پرچہ درج کروائیں۔ پھر ہم کہیں گے کہ ہاں بھئی جماعت تو بہت کچھ کر رہی ہے۔ مقامی طور پر ہم خود مضبوط کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ حکومت کے کارندے ہماری بات کو وزن نہ دیں۔ ہمیں گراس روٹ لیول پر خود کو مضبوط کرنا ہوگا، مقامی سطح پر مضبوط نیٹ ورک رکھنے والی جماعتیں ہی ملکی لیول پر کردار ادا کر سکتی ہیں، اور قومی سطح پر بھی انہیں جماعتوں کی سنی جاتی ہے جو مقامی سطح پر مضبوط ہوں۔ آیئے ہم اپنے مسائل خود حل کرنے کی خو ڈالیں، ہر کام قائدین پر ڈالنے کی روش چھوڑ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ''اہل حدیث''

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

☆ آخری ٹائٹل (فورکلر)-/6,000روپے

☆ اندرون ٹائٹل (فورکلر)-/5,000روپے

☆ فل صفحہ نیوز (سنگل کلر)-/3,000روپے

☆ نصف صفحہ نیوز-/1500روپے

☆ عام چھوٹے اشتہارات-/800روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد یٰسین ظہیر مینیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور 042-37720257, 0300-4478611

مبارک اور پاکیزہ تحفہ

تحریر
جناب حکیم عبدالمجید اظہر

ایک دوسرے مسلمان بھائی کو تحفہ پیش کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے اور پیار و محبت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ انسان اپنے پیارے دوست کی طرف سے ملنے والے تحائف کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ شاید آدمی کے پاس وہ الفاظ اور جذبات نہ ہوں جو اس کی قیمت کا حق ادا کر سکیں، وہ اسے خوب سنبھال کر رکھتا ہے۔ یہ دراصل اس کی محبت کی علامت ہوتی ہے لیکن وہ کتنا قیمتی اور خوبصورت تحفہ ہے جو اہل ایمان کو ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ملاقات کے وقت عظیم تحفہ سے نوازا ہے اور وہ ہے دعائے خیر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

((تحیة من عندالله مبٰرکة طیبة))

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر والی دعا ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے۔ نبی رحمت ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، ان میں سے پہلا حق یہ ہے کہ جب وہ اپنے مسلمان بھائی کو ملے تو اسے سلام کہے۔ پھر ایک مسلمان کو یہ قطعی زیب نہیں دیتا کہ وہ اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر غیر مسلموں کی اداؤں کو اپنالے۔ مثلاً ملاقات یا بات کے وقت ہیلو، ہائے ہائے، ٹاٹا شب بخیر، نمستے وغیرہ جیسے الفاظ کہنا فضول، غلط اور انتہائی قبیح فعل ہے جن سے ہمیں کوسوں دور رہنا چاہیے۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ آج کل موبائل فون پر بات کرتے ہوئے اہل علم بھی سلام بولنے سے قبل جلدی سے ہیلو ہیلو کہتے ہیں جس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ دشمنان اسلام کی نقالی ضرور ہے، اس کے ساتھ ساتھ اللہ رسول اور قرآن مجید کی صریح مخالفت ہے۔

اہل جنت کیلئے فرشتوں کا سلام

کیا ہی خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جو اپنی دنیاوی زندگی کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے تابع اور فرماں برداری میں بسر کرتے ہیں اور اس کے بدلے اس کی جنت کے حقدار بنتے ہیں۔ ایسے نیک بخت لوگ جب گروہ در گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے اور ان کے لیے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے تو نگہبان جنت ان سے کہیں گے:

﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾

(زمر: ۷۳)

''تم پر سلامتی ہو، تم اس میں ہمیشہ کیلئے چلے جاؤ۔''

خلیل اللہ کے مہمان فرشتوں کا سلام

ارشاد ربانی ہے:

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ○ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ﴾

(الذاریات: ۲۴-۲۳)

''کیا آپ کے پاس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا تو حضرت ابراہیم نے بھی سلام کا جواب سلام سے دیا۔''

حضرت آدم علیہ السلام کا سلام فرشتوں کیلئے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان سے کہا، جاؤ اور فرشتوں کی جماعت کو سلام کہو اور وہ جو جواب دیں اسے غور سے سن، کیونکہ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر السلام علیکم کہا تو فرشتوں نے سلام کے ساتھ ورحمۃ اللہ کا اضافہ فرما دیا۔ (بخاری و مسلم)

سب سے بہترین تحفہ کیا ہے؟

دنیا میں یہ اصول ہے کہ انسان اپنے بہت ہی چاہنے والوں کیلئے بہترین تحائف کا انتظام کرتا ہے لیکن نہ جاننے والوں کے لیے تو کبھی سوچا بھی نہ ہوگا مگر السلام علیکم والا تحفہ اس قدر قیمتی، اعلیٰ اور بابرکت ہے کہ اگر آپ کسی کو جانتے ہیں یا نہیں اسے تحفہ سلام پیش کریں۔ ایک آدمی نے آپؐ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی بات زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔'' (بخاری و مسلم)

جنت کا حصول مگر کیسے.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں نہیں جاؤ گے یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور تم مومن نہیں بن سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اپناؤ گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتے داروں کے حقوق ادا کرو اور اس وقت اٹھ کر نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (سنن ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن عمر کا بازار جانا مگر کس کیلئے

حضرت طفیلؓ بن ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں جناب عبداللہ بن عمرؓ کے پاس جایا کرتا تھا اور وہ مجھے اپنے ساتھ بازار لے جاتے، وہ جس کسی کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام پیش کرتے۔ ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بازار چلنے کو کہا، میں نے کہا کہ بازار جا کر کیا کرنا ہے؟ آپ کوئی چیز خریدتے ہیں اور نہ ہی بھاؤ معلوم کرتے ہیں تو بازار جانے کا کیا فائدہ؟ گھر میں بیٹھ کر ہی ہم گفتگو کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: ہمارا بازار جانا صرف اس لیے ہے کہ بازار میں جو بھی ہمیں ملے ہم اسے سلام کہیں۔ (مؤطا)

تحفہ ملاقات کا ثواب کیا ہے؟

روز قیامت اگر کسی کو ایک نیکی کی ضرورت پڑ جائے گی تو کوئی بھی قریبی رشتہ دار اسے ایک نیکی دینے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔ نیکی کی قدر کا علم اس وقت ہوگا جب میزان قائم ہوگا تو جس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوا وہ کامیاب ہوگا۔ آج ہمارے اندر اتنی کوتاہی ہے کہ چھوٹے چھوٹے اعمال جن پر نیکی ملتی ہے ہم انہیں چھوڑ دیتے ہیں، اگر انہیں روزانہ کریں تو وہ بھی نیکیوں کے پہاڑ کی

صورت اختیار کر جائیں اور پھر اس کے کرنے پر کوئی محنت اور مشقت اور بھاری پن بھی نہیں تو پھر ان سے قطع نظر کیوں۔ مثلاً سلام ہی لے لیجئے، ہم اکثر اس میں بھی بخل کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم صرف جان پہچان والوں سے سلام لیتے ہیں اور بڑی مشکل سے السلام علیکم کہتے ہیں وگرنہ اس کی بھی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اس کے پورا کہنے پر (۳۰) نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اندازہ کریں کہ ہم ہر روز کتنے جاننے اور نہ جاننے والوں کو ملتے ہیں اگر سب کو سلامتی کا تحفہ پیش کریں تو ہر روز کس قدر زیادہ نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں شامل ہو جائیں گی۔ اس لئے جب بھی کسی سے سلام لیں تو ہمیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکمل کہنا چاہیے۔ صرف دس پر ہی نہیں بلکہ ۳۰ نیکیاں پوری لینی چاہئیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک روز حضورؐ کی اپنے اصحاب کے درمیان مجلس لگی ہوئی تھی، ایک آدمی نے آ کر السلام علیکم کہا اور بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ دوسرا آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اس کے لیے بیس نیکیاں۔ تیسرا آیا، اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا کہ اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ کیلئے جبرائیل کا سلام

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک روز مجھ سے پیارے حضور ﷺ نے فرمایا: جبرائیل تجھے سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں فرمایا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (بخاری ومسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ تمام فرشتوں کا سردار آسمان سے زمین پر آئے، ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہؓ کیلئے اگر کوئی تحفہ حاضر خدمت ہے تو وہ دعا خیر، سلامتی والا اور وہ کتنا بے مثل تحفہ ہے۔

سلام میں پہل کون کرے

ہمارے اندر یہ بھی مرض عام ہو رہا ہے کہ ہم سلام میں پہل کرنے میں اپنی توہین محسوس کرتے ہیں۔ ہماری یہ چاہت اور سوچ ہے کہ ہر کوئی مجھے پہلے سلام کرے، یہ سوچ بہت غلط ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ

باقی صفحہ 15 پر

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سیاسی پالیسی

تحریر: جناب مولانا محمد ابرار ظہیر

اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ ''آپ ہمیں ہمیشہ جماعت کی پالیسی کے حوالے سے کچھ بریف کرتے رہتے ہیں، مگر میرا سوال یہ ہے کہ ہم مسلم لیگ ن کے حلیف بھی ہیں مگر ہمارے مسائل حل ہوتے نظر نہیں آتے، ہمارے علماء کی گرفتاریوں کی ایک سیریز ہے جو جاری ہے، مقدمات قائم ہیں، حکومتی اداروں تک ہماری رسائی نہیں ہوتی اور یہ سوال عموماً کارکنان کی طرف سے بھی اٹھایا جاتا ہے، خصوصاً گذشتہ دنوں جب مولانا محمد یوسف پسروری، حافظ عبدالجبار شاکرؒ مولانا حافظ عبدالرؤف یزدانی سمیت بعض دیگر علماء کی گرفتاریاں عمل میں آئیں تو اس وقت اس سوال کی شدت اور ردعمل انتہائی زیادہ تھا۔

قارئین کرام! سب سے پہلی بات تو ہمیں یہ سوچنی چاہئے کہ مسلم لیگ ن کے ساتھ ہمارے اتحاد کی بنیاد کیا ہے، مرکزی مجلس شوریٰ نے لاہور کے اجلاس میں اور اس سے پہلے ڈیرہ غازی خان میں منعقدہ اجلاس شوریٰ میں کن شرائط کے ساتھ مسلم لیگ ن کے ساتھ اتحاد بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اتفاق سے ہمیں دونوں اجلاسوں میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔ جید علمائے کرام، شیوخ الحدیث اور اکابرین جمعیت نے انتہائی غور وخوض کے بعد دو شرائط پر مسلم لیگ ن سے اتحاد کی بات کی تھی۔ اور وہ تھیں ''اسلام اور پاکستان''۔ امیر محترم نے اس کے بعد اپنی اکثر تقاریر میں، ٹی وی انٹرویوز میں اور اخبارات کو دیئے گئے بیانات میں اس کی وضاحت فرمائی کہ ہم ''اقتدار'' کی نہیں ''اقدار'' کی سیاست کرتے ہیں۔ ہم اس ملک کو اسلام کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور اسلام ہی اس کے استحکام اور بقاء کا سبب ہوسکتا ہے۔ نہ امیر محترم وناظم اعلیٰ نے اور نہ ہی کسی اور راہنما نے کبھی بھی اپنے مطالبات کا ذکر کیا اور نہ ہی اپنے ساتھ ہونے والی بعض ''ناانصافیوں'' کا۔ جب قائدین نے کبھی اتحاد کی شرط ہی اپنے مسائل کو نہیں بنایا تو پھر مطالبہ کیسا؟

قارئین محترم! جماعت کے ترجمان ہفت روزہ ''اہلحدیث'' کے صفحات بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ اور مقامی جماعتوں کے ذمہ داران بھی لاعلم نہیں کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی قیادت نے اللہ کے فضل ورحمت سے اپنے کردار کی قوت سے تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں سے اپنی لیاقت وقابلیت کا لوہا منوایا ہے، چڑھتے سورج کی پوجا نہیں کی، جماعت کی شوریٰ کی طے کردہ پالیسیوں کے مطابق جماعت کے کاز کو آگے بڑھایا، میاں نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں نفاذ شریعت کے حوالے سے جتنا کام ہوا تھا اس میں 80 فیصد سے زیادہ کردار امیر محترم کا تھا، جنہوں نے روڈ میپ بنا کر دیا اور اس پر کام ہو رہا تھا مگر حکومت ختم کر دی گئی۔ صوبہ خیبر پی کے میں امیر صوبہ مولانا فضل الرحمان مدنی کو جب ایم ایم اے کی حکومت میں مشیر وزیر اعلیٰ بنوایا گیا تو اس صوبہ میں شریعت کے لئے مولانا فضل الرحمان مدنی نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے حسبہ بل جو اس وقت خیبر پی کے میں عدلیہ کا حصہ بن چکا ہے اور عدالتی حکم کے منتظر حسبہ بل کی تیاری میں بھی مولانا فضل الرحمان مدنی نے اہم کردار ادا کیا۔ KPK میں نافذ شریعت بل میں تمام جماعتوں اور افسران نے متفقہ طور پر یہ منظور کیا تھا کہ ''اسلام کی تعریف سے مراد قرآن وسنت اور ان سے اخذ کردہ مسائل ہیں'' ان الفاظ کا منظور ہو جانا جماعت کی بڑی کامیابی ہے۔

ادھر قومی اسمبلی میں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کو جیسے ہی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کی چیئرمین شپ کیلئے منتخب کیا گیا تو انہوں نے حج کے معاملے میں پیپلز پارٹی کی حکومت میں ایک ''مولوی صاحب'' ہی کے پھیلائے ہوئے گند کو صاف کرنے کی ٹھانی اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حاجیوں کو ایسا ریلیف ملا کہ لوگ اب تک حیران ہو رہے ہیں۔ ایک بابا جی جو حج کی خواہش رکھتے ہیں میں نے ان کو بتایا کہ اب آپ کو کم از کم 30 ہزار روپے کا فائدہ ہو رہا ہے تو وہ حیران ہوئے اور جب میں نے انہیں بتایا کہ یہ ہماری جماعت کے ناظم اعلیٰ کی وجہ سے ہوا ہے تو اطمینان وسکون کا ایک لمبا سانس ان کے سینے سے نکلا اور کہنے لگے اللہ کا شکر ہے کہ وہابی بدنام نہیں ہوئے'' ان کا یہ بے ساختہ جملہ ہمارے لئے تسکین قلب کا باعث بن گیا۔

حالیہ اجلاس شوریٰ میں بھی امیر محترم نے پالیسی سٹیٹمنٹ دیتے ہوئے واضح کر دیا تھا کہ ہم ن لیگ کے اتحادی ضرور ہیں مگر حکومت کی معاشی پالیسیوں میں سودی سکیموں کی ہم کسی بھی سٹیج پر یا کسی بھی انداز میں حمائت نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم کشمیر کی قیمت پر بھارت نواز پالیسیوں کے حامی ہیں۔ ہم پاکستان کی سلامتی، خودمختاری اور خودداری کے لئے بھی کسی بھی غلامانہ روش کی ہر ممکن مخالفت بھی کریں گے اور ہر سٹیج پر اس کا واشگاف الفاظ میں اظہار بھی کریں گے۔

اس مختصر سی گفتگو سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ہے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اکابرین نے ن لیگ سے اتحاد کی جو پالیسی اپنائی تھی اس میں مفادات یا اقتدار کی سیاست کا کوئی تڑکہ نہیں

باقی صفحہ 20 پر

یادِ رفتگان

ڈاکٹر عبدالرزاق عالم مرحوم

تحریر: جناب ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ تو کل ہماری باری ہے

پیدائش ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب مرحوم 1934ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کی خصوصی تربیت ان کے دادا مرحوم حکیم محمد عالم صاحب نے کی۔ حکیم محمد عالم مرحوم حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (رحمہ اللہ) کے ہم جولی اور مصاحب تھے۔ ڈاکٹر عبدالرزاق مرحومؒ اپنی گفتگو میں بھی اکثر اپنے دادا جان کا حوالہ دیا کرتے تھے۔

عادات و خصائل آپ مرحوم کو بہت زیادہ شوقِ عبادت تھا۔ باجماعت نماز کی ادائیگی کا اہتمام بڑی پابندی سے کرتے تھے۔ ابتدائی ایام میں جب ڈاکٹر عبدالرزاق مرحوم اگوکی آئے تو اگوکی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے پل ایک سیالکوٹ شہر تشریف لے جاتے تھے۔ کیونکہ ان ایام میں اگوکی میں اہل حدیث مسلک کی کوئی مسجد نہ تھی پھر بعد میں انہوں نے اپنے احباب کے ساتھ مل کر اگوکی میں مسجد اہلحدیث کی بنیاد رکھی۔

سادگی مرحوم کا طرۂ امتیاز تھی۔ سخاوت و فیاضی ان کی گھٹی میں شامل تھی۔ علماء کی خاص طور پر اور عوام الناس کی عام طور پر خوب خاطر مدارات کیا کرتے تھے۔ دینی محافل اور جلسوں میں بہ کثرت شرکت کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالرزاق مرحوم علماء کے مواعظ اور دروس کے دوران بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔ انہیں پنجابی وعظ و نصیحت زیادہ پسند تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھ حقیر پر خصوصی انعام ہے کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم میرے درسِ قرآن کو اردو زبان میں ہونے کے باوجود پسند کرتے تھے اور مجھے اپنی مفید آراء سے بھی فیض یاب کرتے رہتے تھے۔ چونکہ آپ مرحوم عرصۂ دراز سے علیل اور صاحب فراش تھے اور راقم سے اکثر یہی گلہ کرتے تھے کہ میں بڑا لمبا عرصہ ان کے ہاں نہیں آتا، پھر اس پر مسکرا دیتے تھے۔

آج سے تقریباً ایک سال قبل جب ڈپٹی باغ مسجد کی انتظامیہ کی یہ خواہش تھی کہ میں (راقم) اُن کے ہاں حافظ مطیع الرحمان صاحب کی جگہ، حافظ صاحب کی علالت کے بعد، خطبہ جمعہ کے فرائض انجام دوں تو ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مجھے حکماً کہا کہ اپنی اگوکی والی مسجد کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا۔ یقیناً یہ مسجد میری مادرِ علمی ہے۔ میں نے قرآن کریم یہیں سے حفظ کیا ہے اور اب میرے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ میں اسی مسجد میں بطورِ خطیب خدمتِ دین انجام دے رہا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم پیارے نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ کی بڑے شوق و ذوق، محبت و عقیدت اور جوش و ولولہ سے اتباع و اطاعت کیا کرتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کاموں سے لے کر بڑے بڑے امور (خوشی و غمی کے مواقع) میں سنت طیبہ کی اتباع کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ جوتا بیٹھ کر پہنتے تھے کیونکہ بیٹھ کر جوتا پہننا پیارے نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ ہے۔

حکمت و طب انہیں وراثت میں ملی تھی۔ بچوں کے امراض میں انہیں مہارت حاصل تھی۔ مایوس اور لاعلاج بچوں کو اللہ کے فضل و کرم سے، اکثر ان سے شفا مل جاتی تھی۔ اس دوران وہ مریضوں کو درسِ توحید، نیکی کی تلقین اور مریضوں کو نماز پنجگانہ کی ادائیگی کی بھی تلقین کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل اور پورا توکل تھا۔ جامع مسجد محمدی اہلحدیث اگوکی کی تعمیر کے علاوہ، ڈاکٹر عبدالرزاق مرحوم نے جامع مسجد اہلحدیث رائے پور کی تعمیر میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

وفات

26-02-2014 بروز بدھ بوقتِ اذانِ مغرب، ڈاکٹر عبدالرزاق مرحوم نے انتقال فرمایا، ان کی وفات کے تھوڑی دیر بعد عشاء کی نماز سے پہلے ہی ان کی زوجہ محترمہ بھی انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ موت و حیات کا سلسلہ ابدی ہے اور انسان اس کے سامنے بے بس ہے۔

مگر دونوں بزرگوں کی جہانِ فانی سے جہانِ باقی کی طرف رخصتی یقیناً پسماندگان کیلئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ تیرے گھر کی نگہبانی کرے

تقریب صحیح بخاری و تقسیم انعامات

مورخہ 8 جون 2014ء بروز اتوار جامع مسجد بیت المکرم اہلحدیث عیدگاہ روڈ ظفروال میں زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل ظفروال تقریب صحیح بخاری اور تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس میں فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم نے سیرت امام بخاری اور فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف نے صحیح بخاری کی آخری حدیث پر فاضلانہ اور عالمانہ درس ارشاد فرمایا۔ حافظ محمد یوسف پسروری اور مولانا عبدالستار راشد نے جاندار شاندار خطاب فرمایا۔ معزز مہمانوں نے فارغ ہونے والے علماء و حفاظ میں انعامات تقسیم کئے۔ حاضری کے اعتبار سے پروگرام انتہائی کامیاب اور بھرپور تھا۔ امسال چار طلبہ نے درس نظامی اور تیرہ طلبہ نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔

منجانب:۔ جامعہ حرمین ظفروال، نارووال 0542-538028

اظہار تشکر پروگرام

محمد نذیر سینٹری سٹور والے نے اپنی فیملی کے ہمراہ عمرہ کر کے واپس آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تبلیغی پروگرام کا اہتمام کیا۔ بمقام جناح پارک رحیم یار خان مورخہ 8 مئی بروز اتوار بوقت 5 بجے شام۔ زیر امارت:۔ امیر تحصیل مرزا افتخار بیگ، تلاوت: صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین، بعد ازاں محترم مرزا افتخار بیگ نے خوابوں کی تعبیر پر درس حدیث دیا۔ ناظم تحصیل رحیم یار خاں قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے شانِ مصطفیٰ کے عنوان پر ایک گھنٹہ خطاب کیا۔

پورا علاقہ بریلویت کا گڑھ تھا، بفضل اللہ اب سیکڑوں لوگ مسلک اہل حدیث سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ پروگرام میں مولانا ساجد منیر خطیب چک نمبر 103، محمد شبیر مجاہد جناح پارک، محمد ابراہیم 103، محمد شعیب قدوس + محمد نذیر اور عبدالحفیظ کمبوہ نے شرکت کی۔ سب حاضرین کے لئے کھانے کا بہترین انتظام تھا۔

درس قرآن مجید

7 جون بروز ہفتہ A.S.F لاہور کے زیر اہتمام امیر معاویہ مسجد راوی ٹاؤن میں مولانا محمد شوکت مدنی (ابن مسعودؒ اسلامک جوہر ٹاؤن لاہور) نے درس قرآن مجید دیا۔ پروگرام کے آخر پر A.S.F کے کام کو مزید متحرک کرنے کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔

منجانب:۔ محمد ارشد علی سیکرٹری نشر و اشاعت A.S.F لاہور

سیرت النبی ﷺ کانفرنس، پسرور

21 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث مغل پورہ پسرور میں منعقد ہوئی۔ حافظ رحمت اللہ نے تلاوت قرآن فرمائی۔ حافظ عبداللہ شاکر، مفتی کفایت اللہ شاکر اور مولانا محمد ناصر مدنی نے خطابات فرمائے۔ نقابت کانفرنس محمد نعیم مجاہد تھے۔

الداعی الی الخیر:۔ حافظ یاسر عنایت پسروری جنرل سیکرٹری A.Y.F ضلع سیالکوٹ 0300-9719439

مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی خطیب بریڈفورڈ کی پاکستان آمد!

جماعت کے معروف عالم دین مولانا حافظ عبدالاعلےٰ درانی خطیب بریڈفورڈ۔ برطانیہ 30 مارچ کو پانچ ہفتے کیلئے پاکستان پہنچے تھے۔ان کا قیام تاندلیانوالہ فیصل آباد میں رہا۔حافظ صاحب کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جو ہمہ وقت قرآن وسنت کی تبلیغ میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور جن کا ہر خطبہ، درس و وعظ اور لیکچر منفرد، جدید، حالات حاضرہ کا تقاضا، عام روش سے جدا اور سامعین کے دلوں کی آواز ہوتا ہے۔ 4 اپریل کا خطبہ جمعہ انہوں نے اپنی تعمیر کردہ مسجد ''جامع مسجد فریال اہل حدیث'' کھرڑیانوالہ فیصل آباد میں اخلاق نبوی کے موضوع پر دیا۔ 7۔ اپریل کو تقریب اختتام قرآن سے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر قراء و مدرسین موجود تھے۔ آپ نے اساتذہ و مدرسین پر زور دیا کہ وہ بچوں کو جسمانی سزا دینے اور ذہنی ٹارچر کرنے کی بجائے پیار واخلاق کا ہتھیار استعمال کریں۔اس کے نتائج بہت حوصلہ افزا نکلیں گے۔ 14۔ اپریل کا خطبہ جمعہ آپ نے حضرت قاری عبداللہ حسین کی دعوت پر مرکز الفتح تاندلیانوالہ میں انسانیت کی خدمت کے موضوع پر دیا اور کہا کہ مخیر حضرات زکاۃ کے علاوہ خدمت خلق کے دیگر شعبوں میں بھی آگے بڑھیں۔

بادشاہی مسجد لاہور میں خطبہ

18۔اپریل کا خطبہ جمعہ خطیب بادشاہی مسجد حضرت مولانا سید عبدالخبیر صاحب کی خصوصی دعوت پر بادشاہی مسجد لاہور میں شان صدیق اکبرؓ کے موضوع پر ارشاد فرمایا کہ کائنات میں ہر نبی کا ایک صدیق ہوتا ہے۔ خاتم النبین ﷺ کے صدیق یار غار حضرت ابوبکر صدیق ہی ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں مصلی رسالت وامامت پر فائز کر دیا تھا۔اپنی منفرد خصوصیات کی بنا پر سیدنا صدیق اکبر افضل البشر بعد الانبیاء کے لقب کے حق دار ٹھہرے۔ ان کا تدبر، تحمل، سیاست اور حکمت نے وفات نبوی کے بعد صرف سوا دو سال میں اسلامی مملکت کی بنیادیں ایسی مضبوط باندھ دیں کہ قیامت تک امت ان کے احسانات سے سبکدوش نہیں ہوسکتی۔ان کے اعزازات ہماری تاریخ کا جھومر ہیں۔ان کے ساتھ محبت وعقیدت آخرت میں کامیابی کا زینہ ہے۔ جمعہ کے بعد خطیب بادشاہی مسجد نے ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا جس میں معززین شہر اور دینی وسیاسی رہنماؤں نے شرکت کی۔ 19۔اپریل کو گوجرانوالہ کے معروف تاجر حافظ محمد آصف صاحب صدر مسجد صدیق اکبرؓ گوجرانوالہ کی دعوت پر جامع مسجد صدیق اکبر جناح چوک گوجرانوالہ میں درس قرآن دیا۔

طلبائے جامعہ سلفیہ سے خطاب

20۔ اپریل اتوار کی شام حافظ عبدالاعلےٰ نے اپنی مادر علمی ''الجامعہ السلفیہ فیصل آباد'' کے پرنسپل فضیلۃ الشیخ پروفیسر یٰسین ظفر کی دعوت پر جامعہ سلفیہ کے طلباء سے ڈیڑھ گھنٹہ خصوصی خطاب کیا۔جس میں دینی علم اور طلباء کی اہمیت وفضیلت، ذمہ داریوں کا احساس، دعوت وتبلیغ کے قرآنی اصول، دعوت حقہ کی اشاعت میں رکاوٹوں کے اسباب وعلل پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔احترام علماء واسلاف، مساجد ومدارس کی تعمیر و انشاء۔ جارحیت، تشدد وانتہا پسندی کی بجائے اعتدال، میانہ روی، اخلاق نبوی اور اسلاف کی عزت واحترام کا رویہ اپنانے کی ضرورت بیان کی کیونکہ اخلاق سے پتھروں کی سنگلاخی اور برفیلے پہاڑ بھی پگھل جاتے ہیں، فتوے بازی کی بجائے پیار ومحبت کی ضرورت کا احساس کرنا چاہیئے۔ علماء وخطباء صرف مسئلے ہی بیان نہ کیا کریں مسئلے حل بھی کیا کریں۔اپنے خطبات میں اخلاقیات کو بھی شامل کیا کریں۔منبر ومصلی رسول الثقلین ﷺ کی امانت ہے۔ان کا صحیح استعمال ہی ان کا حق ہے۔ اجتماع میں وفاق المدارس کے ناظم مولانا محمد یونس بٹ، شیخ الحدیث مولانا علوی اور دیگر اساتذہ کرام بھی موجود تھے۔

مساجد کی آبادی کیسے بڑھ سکتی ہے؟

25۔اپریل کا خطبہ فریال مسجد کھرڑیانوالہ میں اہل توحید کی ذمہ داریوں کے عنوان سے دیا کہ توحید کا مطلب مروجہ شرکیہ ومبتدعانہ کاموں سے نہ صرف باز رہنا ہے بلکہ معاشرے میں تعویذ فروشی، پیروں فقیروں کو سجدہ تعظیمی، بنام غیر اللہ کے نام کی نذر ونیاز، استعانت واستمداد غیر اللہ، اعراس بزرگان دین، قوالیوں، غیر محتاط نعتوں ودیگر مبتدعانہ کاموں سے امت کو خلق حسنہ اور نرم لہجے میں منع کرنا بھی ہے۔ اس تزکیے کے بعد ہی دلوں میں اللہ کی عبادت، رسول معظم کی اطاعت، اصحاب رسول سے محبت اور اسلاف امت کا احترام راسخ کیا جاسکتا ہے۔ماسوا اللہ کی استعانت کی عادت سے ہٹا کر توکل علی اللہ کو رواج دیا جائے۔ 2۔مئی کا خطبہ جمعہ قاری محمد ایوب مرکزی خطیب تاندلیانوالہ کی دعوت پر مرکزی جامع رحمانیہ اہل حدیث غلہ منڈی تاندلیانوالہ میں خدمت خلق عبادت کی شاندار نوع کے موضوع پر ارشاد فرمایا کہ مساجد صرف نماز پڑھنے کیلئے ہی نہ استعمال کی جائیں بلکہ عوام کی فلاح وبہبود اور اسلام کی تبلیغ کے مراکز بنائے جائیں۔ ہر مسلک کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور درس سننے کا موقع فراہم کیا جائے تاکہ حق کی آواز سب تک پھیل سکے۔

مساجد کے ذمہ داران مساجد کا ماحول سب طبقوں کیلئے مانوس بنائیں۔خصوصاً بچوں کو مساجد آنے کی ترغیب دی جائے۔ ہر مسجد میں دسترخوان بچھایا جائے جس میں مخیر حضرات اپنا اپنا حصہ ڈالیں اور یہ ناممکن نہیں ہے یہ امت خیر امت ہے۔سخاوت اس کے رگ وپے میں رچی بسی اور عبادات کا ضروری حصہ ہے۔اس طرح عام مسلمان بھی نمازی بن جائیں گے۔ مساجد کی آبادی بھی بڑھے گی یوں مسلم معاشرے میں اسلامی اقدار کی اشاعت ہوگی۔

حفظ ریاض الصالحین کا اہتمام

3۔مئی کو حافظ عبدالاعلےٰ صاحب نے امیر ضلع فیصل آباد مولانا عبدالرشید حجازی، صدر الجامعہ حافظ مقصود احمد اور ناظم جامعہ مولانا ریاض قدیر کی دعوت پر جامعہ تعلیم الاسلام مامونکانجن میں بعد ظہر طلبائے جامعہ سے خطاب کیا۔جس میں انہوں نے کئی مفید تجاویز دیں خاص طور پر یہ کہ مدارس سلفیہ کے نصاب میں حالات حاضرہ کے مطابق ضروری تبدیلیاں کی جائیں۔ مسائل میں پختگی کے ساتھ ساتھ تقوی وللہیت پیدا کرنے کیلئے ریاض الصالحین اور اربعین نوویہ کی تدریس وتحفیظ لازمی قرار دی جائے۔ جو طالب علم ایک مخصوص مدت میں ریاض الصالحین، یا اربعین نووی حفظ کرے گا۔اسے ایک خطیر رقم نقد ادا کی جائے گی۔اسی طرح کتب احادیث کے علاوہ حق تعالی کے اسمائے حسنی، حضور رحمۃ للعالمین کا مکمل نسب نامہ، حدیث ام معبد، حدیث ام زرع، شمائل محمدیہ وغیرہ کے حفظ پر بھی طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔طلبائے جامعہ کیلئے میری گزارش ہے کہ وہ فراغت کے بعد جہاں جائیں۔خودداری کا رویہ اپنائیں۔توکل علی اللہ کے سہارے اپنے وقار میں اضافہ کریں۔ اجلاس میں جامعہ کے قدیمی استاذ اور مولانا عبداللہ مشتاق خصوصی طور پر شریک ہوئے ان کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل، حاجی محمد سعید۔ قاری بشیر احمد عزیزی، قاری عبداللہ حسین ودیگر علماء ومدرسین بھی موجود تھے۔

مرکزی دفتر لاہور آمد

حافظ عبدالاعلےٰ صاحب نے 4 مئی اتوار کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دفتر لاہور میں جناب بشیر انصاری مدیر ہفت روزہ اہل حدیث، جناب وقار اعوان پیغام TV اور دیگر احباب سے ملاقات کی۔نماز عصر کے بعد الیوسف ویلفیئر ٹرسٹ کے صدر جناب حافظ محمد یوسف کی دعوت پر ان کے ادارے برائے معذوران کا معاینہ کیا اور کہا کہ یہ بڑے دل گردے کا کام ہے جن لوگوں کا کوئی والی وارث نہ ہو انہیں رہنے کیلئے چھت اور ضروریات زندگی فراہم کی جائیں۔کئی نامور ادارے مافیا کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں لیکن مخیر حضرات کو اس قسم کے مخلصانہ اداروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔مغرب کی نماز کی امامت جناب حافظ محمد اشرف سلیم کی نین سکھ لاہور میں نئی تعمیر کردہ مسجد اور مرکز ''سبحان'' میں پڑھائی اور مختصر خطاب میں خوشی کا اظہار کیا کہ نین سکھ جیسے دینی لحاظ سے پسماندہ علاقے میں توحید وسنت کا مرکز قائم کرنا بڑا جہاد ہے۔

جامعہ ثنایہ ساہیوال میں

7 مئی کو آپ نے مولانا احمد یار صدیقی خطیب ساہیوال اور امام قاری عبدالرحمن کی دعوت پر جامعہ ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں بعد نماز عصر اسلام میں نیکی کا صحیح تصور کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ اسلام سلامتی وامن کا نام ہے جسے دشمنوں نے بڑا غلط نام دے دیا ہے۔نماز روزہ حج یہ مسلمان کی ڈیوٹیاں ہیں عبادات کا نتیجہ اعمال صالحہ ہے۔عوام الناس کی خیر خواہی، ٹوٹے دلوں کی دلجوئی، غریبوں، محتاجوں اور ضرورتمندوں کی مالی واخلاقی مدد ہی عبادات وفرائض کے حسن کو چار چاند لگاتی ہے۔سورہ الماعون کا ترجمہ پڑھنے سے انسان کو اسلام کا صحیح مفہوم سمجھ آسکتا ہے۔جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی، کھانا کھلانے سے بخل، نمازوں میں سستی وکاہلی، پڑوسیوں سے بداخلاقی کو دین ویوم الدین کی تکذیب قرار دیا گیا ہے۔مسلمان کی صحیح تعریف جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی یعنی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔غربت وافلاس سے پسے ہوئے معاشرے میں ضرورت اس امر کی

باقی صفحہ 18 پر

طب و صحت

ہڈیوں کی کمزوری

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

جوں جوں عمر بڑھتی ہے جسم انسانی میں شکست و ریخت کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ ہڈیوں کے ریشے زائل ہو کر ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔ اگر جوانی میں ہڈیوں کی مضبوطی کا خیال رکھا جائے اور ضروری تدابیر اختیار کی جائیں تو بڑھاپے میں اس کا پھل ضرور ملتا ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں میں عمر بڑھنے سے قبل ہی یعنی بڑھاپے سے قبل ہی ہڈیاں کمزور بلکہ کھوکھلی ہونے لگتی ہیں اور اس قدر کمزور ہو جاتی ہیں کہ بہت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ مرض ہر شخص کو ہو سکتا ہے مگر مردوں کی نسبت خواتین میں زیادہ ہوتا ہے۔ ایک اندازہ یہ ہے کہ اس مرض کا شکار ہر پانچ میں سے ایک مریض مرد ہوتا ہے۔ طب کی اصطلاح میں انحطاط اعظام اور انگریزی میں OSTEOPORSIS کہا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں تقریباً سات کروڑ پچاس لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ جن میں چالیس فی صد ایسی خواتین ہیں جن کے مرض کی تشخیص ہو پاتی ہے۔ ان کی ریڑھ کے مہرہ کی ہڈی میں دراڑ (Fracture) آ جاتا ہے۔ پاکستان کے ایک معروف آرتھوپیڈک سرجن نے گزشتہ دنوں بتایا کہ پاکستان میں تقریباً ایک کروڑ افراد اس مرض کا شکار ہیں اور 2050ء تک ان کی تعداد تیس لاکھ بڑھ جائے گی۔

انحطاط اعظام OSTEOPOROSIS کو ایک خاموش اور تکلیف دہ مرض کہا جاتا ہے۔ اس کو چور مرض بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس مرض کی بہ ظاہر کوئی علامت نہیں ہوتی۔ یہ مرض ہڈیوں سے کیلشیم اتنی صفائی سے چراتا ہے کہ مریض کو خبر تک نہیں ہوتی اور ہڈیاں نرم ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی ایک ہڈی معمولی جھٹکے سے ٹوٹ جاتی ہے تو مرض کا علم ہوتا ہے۔ یہ مرض ہڈیوں میں گھلاؤ کرتا ہے، یہاں تک کہ مرض کی صورت میں بعض لوگوں کی چھینک سے بھی ہڈی چٹخ جاتی ہے یا پھر خم اور گھلنے کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔ ریڑھ کے مہروں کی ہڈیوں کا خستہ ہونا اور اُن میں دراڑیں پڑنا اس مرض کی ابتدائی علامات ہیں۔ جب کہ دوسرے مرحلے میں کولہے اور کلائی کی ہڈیوں میں دراڑیں (فریکچرز) پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ کولہے اور ریڑھ کی ہڈیوں کا ٹوٹنا بہت ہی سنگین معاملہ ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں سرجری کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ جس کے باعث معذوری اور موت کی وادی میں جایا جا سکتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ پچاس ساٹھ سال کی عمر میں جب ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں اور اس عمر کے لوگ غسل خانے میں غسل کرتے یا وضو کرتے ہوئے عموماً گر جاتے ہیں۔ جس سے ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور انہیں عمل جراحی سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہڈیوں کی کمزوری اور بھربھراپن کے باعث انہیں لوہے کی سلاخیں ڈالی جاتی ہیں تاکہ ہڈیاں اپنی جگہ قائم رہیں۔

مردوں کی نسبت خواتین میں یہ مرض تین گنا زیادہ ہوتا ہے کیونکہ خواتین میں 45 سے 50 سال کی عمر میں سن یاس کے باعث ہارمونیل تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ہارمون ایسٹروجن (Oestrogens) پروجسٹرون (Progesteron) کا عمل بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح مادہ حیات کے اندر جنسی قبولیت اور جنسی خصوصیت کی نشوونما میں کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے ہڈیوں کی طاقت اور جنسی خصوصیت کی نشوونما میں کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے ہڈیوں کی طاقت اور گھنا پن (Density) میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی خاتون بار بار حاملہ ہو رہی ہو تو تب بھی ہڈیوں کا گھلاؤ جلد شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین میں یہ مرض اس لیے بھی زیادہ ہوتا ہے کہ خواتین کا قد عموماً مردوں کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس طرح ان کی ہڈیوں کی مجموعی لمبائی شروع ہی سے چھوٹی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواتین اپنی زندگی کے دوران اپنی ہڈیوں کا 30 سے 50 فی صد کھو دیتی ہیں۔ جب کہ مردوں میں یہ کمی 20 سے 33 فی صد تک ہے۔ جن خواتین میں ماہانہ ایام وقت سے قبل بند ہو جائیں ان میں بھی ہارمونیل تبدیلیوں کے باعث ہڈیاں جلد گھلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جب کہ مردوں میں یہ عمل 50 سے 65 سال کی عمر میں اپنے مضر اثرات دکھاتا ہے۔ آج کل نوجوان لڑکیاں دبلی پتلی نظر آنے کے شوق میں ڈائٹنگ Dieting کرتی ہیں۔ دودھ اور پروٹین کا استعمال نہیں کرتیں۔ جس سے ان میں اس مرض کے بڑھنے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

یہ واضح حقیقت ہے کہ جسم کی بنیاد ہڈیاں ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کو کھڑا کرنے کیلئے لوہے کے سریئے کے تانے بانے بنا کر پھر سیمنٹ اور بجری سے مضبوط بنایا جاتا ہے، اسی طرح ہڈیاں جسم کا ڈھانچہ بناتی اور اسے مضبوط بناتی ہیں۔ نومولود بچے میں ہڈیوں کی نشوونما لمبائی اور چوڑائی دونوں طرح سے ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں بڑھتی اور پھیلتی ہیں۔ لڑکیوں میں 14 جب کہ لڑکوں میں 18 سال میں میچورٹی آ جاتی ہے اور یہ سلسلہ عموماً 30 سال تک رہتا ہے۔ اس کے بعد 30 سے 35 سال کی عمر تک ری موڈلنگ کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں پرانی ہڈیوں کے حصے ٹوٹتے اور نئی ہڈیوں کے حصے ان جگہوں کو پر کرتے ہیں۔ یہ عمل متوازن ہوتا ہے۔ یعنی ایک ہی وقت میں ہڈیاں ٹوٹ اور بن رہی ہوتی ہیں۔ یہ کام ایک منظم طریقے سے ہوتے ہیں۔ جسے قائم رکھنے میں عام جسمانی صحت کا بڑا دخل ہے۔ اگر اس توازن میں کوئی کمی بیشی آ جائے مثلاً متوازن غذا کا نہ ہونا، ہارمونیل تبدیلیاں تو پھر ہڈیاں بننے کا عمل تیز ہو جاتا ہے جس کی شرح 05 سے 25 فیصد ہے۔ جب عمر 50 سال سے تجاوز کر جائے تو یہ شرح 2 سے 4 فی صد تک ہو جاتی ہے۔ 50 سال کے بعد سن یاس کی صورت میں اگر عمومی صحت اچھی نہ ہو تو یہ مرض لاحق ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، سن یاس پر بھی ماحول کے اثرات ہوتے ہیں۔ پنجاب میں 50 سال کے بعد جب کہ کراچی میں 50 سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی خواتین سن یاس کا شکار ہو جاتی ہیں۔ سفید رنگت والے اس مرض کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افریقیوں کی نسبت امریکی اس کا زیادہ شکار ہیں۔ اس مرض کی دو اقسام ہیں: ایک کو پرائمری جبکہ دوسری کو سیکنڈری کہا جاتا ہے۔ خواتین میں سن یاس اور مردوں میں اینڈوپاز (جو عموماً 70 سال کی عمر میں ہوتا ہے) کے بعد اگر یہ مرض ہو تو پرائمری کہلاتا ہے۔ سیکنڈری کا مطلب یہ ہے کہ جو کسی کمی یا مرض کے سبب مثلاً غیر متوازن غذا، ہارمونیل تبدیلیاں، کیلشیم اور پروٹین کی کمی، یا انٹی کینسر یا جوڑوں کا درد رفع کرنے والی ادویہ کے سبب ہو۔

عوامل اس مرض کے جو عوامل سامنے آئے ہیں ان کے مطابق ان افراد کے اس مرض کا شکار ہونے کے

امکانات بڑھ جاتے ہیں جن میں کیلشیم اور پروٹین کی کمی ہوتی ہے۔ ورزش کی کمی، تھارائیڈ گلینڈ کا مسئلہ، تمباکو نوشی، برگر، پیزا (Junk Food) کی کثرت، شراب نوشی، چائے نوشی، دردکش گولیاں اور وہ ادویہ جن میں کارٹیکو اسٹریئڈز Corticosterious اور واقع انجماد خون مادہ Heparin شامل ہو کا زیادہ استعمال ہڈیوں کی قبل از وقت کمزوری کا سبب بنتے ہیں۔ دمہ اور گنٹھیا کے مریض کارٹی زون استعمال کرتے ہیں اور پھر اس کی مقدار بڑھاتے رہتے ہیں۔ جسکے ہڈیوں پر مضر اثرات ہوتے ہیں اور ہڈیوں کا گھلاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ ہڈیوں کی کمزوری کا جنسی کمزوری سے بھی تعلق ہے۔ دراصل یہ کمزوری جسم میں مردانہ ہارمونز کی سطح کم ہونے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

بچاؤ: ہڈیوں کو مضبوط بنانے اور آسٹو پروسیس کا راستہ روکنے کے لئے ماہرین طب وصحت ہدایات دیتے ہیں کہ متوازن غذا کا استعمال کریں۔ خصوصاً دودھ، دہی، پنیر کو غذا کا لازمی جزو بنائیں، ورزش کو معمول بنائیں۔

ڈائٹنگ کا رجحان جو کہ بہت بڑھ چکا ہے کو ختم ہونا چاہیے۔ لڑکیاں دبلی پتلی نظر آنے کے شوق میں دودھ، دہی اور پروٹین کا استعمال نہیں کرتیں جس سے اس مرض کا شکار ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ سویڈن کے ایک ہسپتال میں تحقیقی مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ لڑکیاں سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد ڈائٹنگ کی کوشش کرتی ہیں، اس کے نتیجے میں ہڈیوں کی کمزوری کے مرض میں اضافہ ہوا ہے۔

مچھلی اور دودھ کا استعمال کیلشیم کو پورا کرتا ہے جو ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ چکنائی کے بغیر دودھ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں کیلشیم کی مقدار اتنی ہی ہے جتنی کہ بالائی والے دودھ میں ہوتی ہے۔ مچھلی میں خصوصاً روغنی مچھلی بہتر ہے کہ اس میں پایا جانے والا کیلشیم بہتر طور پر جذب ہو جاتا ہے۔

☆ کیلشیم حاصل کرنے کا ایک اچھا طریقہ سبز پتے والی سبزیاں ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 20 سے 54 سال کی عمر کی خواتین کیلئے روزانہ آٹھ سو گرام کیلشیم چاہیے۔

☆ اگر غذا سے کیلشیم کی مطلوبہ مقدار پوری نہ ہو تو گولیوں و دیگر ذرائع سے پورا کریں، مگر خیال رہے کہ یہ دو ہزار ملی گرام سے نہ بڑھے۔

☆ وٹامن ڈی اور جست Zinc بھی اہم ہے۔ مچھلی یا مچھلی کا تیل Cod Liver Oil، انڈے اور خوردنی تیل بھی وٹامن ڈی بآسانی دھوپ (سورج کی روشنی) سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ روزانہ سیر باقاعدگی سے اور تیراکی جیسے مشاغل ہڈیوں کو مضبوط بنانے میں معاون ہیں۔

☆ تحقیق نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ہڈیوں کو مضبوط بنانے کیلئے حیاتین کی VITK اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس حیاتین کے باعث ہڈیاں بنانے والے خلیات کا ہارمون کی تیاری کا عمل چست رہتا ہے۔ اس طرح ہڈیوں میں غذائی اجزا کے جذب ہونے کا عمل درست ہوتا ہے۔ حیاتین ک سے ہڈیوں کی ساخت بہتر ہوتی ہے۔ ماہرین خواتین کے لئے روزانہ 65 سے 90 ملی گرام جبکہ مردوں کے لئے 80 سے 120 ملی گرام کی مقدار ضروری سمجھتے ہیں۔ قدرتی طور پر اس حیاتین کے حصول کے لئے پھل اور سبزیاں خصوصاً سیب، ناشپاتی، بہی، پالک، مونگ پھلی، ساگ، میتھی، شلجم اور چقندر کے پتوں میں پایا جاتا ہے۔ حیاتین ک کا استعمال انجماد خون کیلئے مفید ہے۔ اس طرح ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ ایک تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حیاتین ک کھانے والے لوگوں میں اس مرض کی شرح کم رہی ہے اور اس کے حصول کا بہترین ذریعہ سبز پتوں والی سبزیاں اور پھل ہیں۔

☆ تمباکو نوشی سے اجتناب کریں اور الکوحل سے دور رہا جائے کیونکہ یہ دونوں کیلشیم کو ہڈیوں میں جذب ہونے سے روکتے ہیں۔

☆ نمک اور کیفین کا استعمال کم کریں۔ کیلشیم کی جو مقدار ہمارا جسم جذب کرتا ہے یہ دونوں اس پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔

☆ ڈائٹنگ سے پرہیز کریں۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 042-35419788

الاحسان ایئر کنڈیشنڈ ایمبولینس سروس منڈی بہاؤالدین کا آغاز

الحمدللہ ''الاحسان ایئرکنڈیشنڈ ایمبولینس سروس منڈی بہاؤالدین'' کا آغاز کرنے پر اپنے کارکنان کی خدمات اور جذبات کو سراہنے کیلئے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی اپنے رفقاء حافظ فیصل افضل شیخ، حافظ عمران تبسم اور حافظ منظور الٰہی، حافظ سیف الرحمٰن (ضلعی صدر A.Y.F منڈی بہاؤالدین) کی دعوت پر منڈی بہاؤالدین تشریف لائے۔ حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی اور حافظ فیصل افضل شیخ نے مقامی یونٹ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر کارکن کی فرداً فرداً حوصلہ افزائی کی۔ نیز صدر محترم حافظ ذاکر صاحب نے ضلع منڈی بہاؤالدین کی مجموعی طور پر بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی صدر حافظ سیف الرحمٰن کو مرکزی کابینہ میں شامل کرنے کا باضابطہ اعلان کیا جو منڈی بہاؤالدین کے ہر کارکن کیلئے اعزاز کی بات ہے۔

کارکنان اہل حدیث یوتھ فورس منڈی بہاؤالدین اپنی کامیابیوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور مرکزی قائدین کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ جنہوں نے ہر موقع پر یک جان دو قالب'' کا عملی ثبوت دیا اور دامے درمے قدمے سخنے ہر ممکن تعاون کے ذریعے اس پودے کی آبیاری کی۔

منجانب:۔ حافظ امجد علی سٹی جنرل سیکرٹری A.Y.F منڈی بہاؤالدین

درخواست دعاء صحت

مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرہ کے رہنما ڈاکٹر محمد حسن کو دل کی تکلیف کے باعث کارڈیالوجی فیصل آباد داخل کرایا گیا۔ اب ان کی صحت بحمداللہ بہتر ہے اور گھر منتقل ہو گئے ہیں۔ جملہ قارئین کرام سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

خطبہ جمعۃ المبارک

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن تحصیل میاں چنوں کے زیر اہتمام 20 جون کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد توحید اہل حدیث چک نمبر 2 میاں چنوں میں جاوید اقبال بخاری صدر A.S.F پنجاب ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب:۔ حافظ محمد سلیمان تابش صدر A.S.F تحصیل میاں چنوں

دورہ

25 مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب صدر A.S.F لاہور حافظ صفوان احمد فاروقی کا دورہ کیا۔ امیر شالیمار ٹاؤن قاری محمد حنیف مدنی صاحب سے ملاقات کی اور A.S.F کے حوالے سے بات چیت کی۔ انہوں نے A.S.F کو منظم کرنے کیلئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

منجانب:۔ شعبہ نشر واشاعت A.S.F لاہور

ضرورت عالمہ فاضلہ

جامعہ لبنات اہل حدیث چکی پنڈی گھیب کے لئے دو عالمہ کی ضرورت ہے۔ کھانا، رہائش اور معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

قاری ابوعثمان مدیر جامعہ ہذا 0344-4087400

اخبار الجماعۃ

افتتاحی درس قرآن وحدیث

نوتعمیر مسجد اہل حدیث محمد آباد داخلی للہ تحصیل پنڈ دانخان میں عظیم الشان افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے مساجد کی اہمیت اور مساجد کی آبادی کے موضوع پر عالمانہ و فاضلانہ درس قرآن و حدیث ارشاد فرمایا جس میں للہ ،بھلیووال ، سروبہ اور پنڈی سیدپور کے علاوہ دیگر علاقوں سے لوگوں نے جوق در جوق اس پروگرام میں شرکت کی۔

یاد رہے کہ اس روز حافظ عبدالحمید عامر، صدر انجمن اہل حدیث جہلم راجہ انارگل ایڈووکیٹ اور مولانا قطب شاہ نے خورد، پنڈی سیدپور، للہ بھلیووال میں جماعتی احباب سے ملاقات کی اور پنڈی سیدپور کے قریب بھابھاں والا (سگھر پور) میں نمبردار مختار احمد کے ڈیرہ پر جماعتی ساتھیوں سے ملاقات کی، اس موقع پر نمبردار مختار احمد نے ایک کنال زمین مسجد کیلئے وقف کرنے کا اعلان کیا۔ آخر میں حافظ عبدالحمید عامر کی دعا سے یہ مجلس تکمیل پذیر ہوئی۔

عظیم الشان پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس

مورخہ 5 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد دارالسلام اہل حدیث بھلیووال تحصیل پنڈ دانخان میں عظیم الشان پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد ناصر خطیب جسوال اور مناظر اسلام حضرت مولانا سید سبطین شاہ نقوی رئیس جامعہ امام بخاری سرگودھا نے خطاب کیا۔ حافظ عبدالحمید عامر کی دعا سے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں مولانا شہباز خان و طارق محمود اور ان کے رفقاء نے مہمانوں کی ضیافت کی۔

انتقال پرملال

گوجرانوالہ:۔ ہفتہ رفتہ میں انجینئر میاں عبدالمجید پٹوی مرحوم چاہ شاہاں کی بہو انجینئر میاں محمد عارف کی اہلیہ طویل علالت کے بعد انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ قبرستان کلاں میں حافظ محمد عباس انجم گوندلوی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں شہر اور دوسرے مقامات سے علماء کرام، تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

● پچھلے دنوں گوجرہ کے معروف عالم دین نیاز الٰہی گورسی کی والدہ محترمہ انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد ان کے آبائی قبرستان چک نمبر 351 ج ب کلیانداس میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

● ☆ مولانا عبدالرشید حجازی امیر ضلع فیصل آباد کے والد محترم انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور دیندار انسان تھے۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث جہلم میں نماز جمعہ کے بعد حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم نے پڑھائی۔

فیصل معجون قوت دماغ زعفرانی ®
دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577
● ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
● چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
● نظام ہضم کی درستگی اور پیدائش خون کیلئے موثر علاج
● شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
● معدہ وجگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
● ہر عمر کی خواتین وحضرات کیلئے یکساں مفید
اجزائے معجون
زعفران | دارچینی | شہد | مغز بادام
کشنیز | بلیلہ | جوہر آہن | برہمی بوٹی
مرچ سیاہ | ورق طلاء | بادیان | مغز اخروٹ
خشخاش | گاؤزبان | گل سرخ | طباشیر
اسطوخودوس | الائچی کلاں | الائچی خورد | زرشک
مغز تربوز | ورق نقرہ | گوند کتیرہ | جوہر مرجان
آملہ | مغز خیارین | مغز کدو | مویز منقی
قیمت -/650 روپے قیمت -/1200 روپے
وزن 300 گرام وزن 600 گرام
Star Plaza
D-Ground, Faisalabad.
0314-3085577
Faisal Foods ®
فیصل FOODS

جوہر نایاب
جدید طبی ریسرچ
مایوس ہونا گناہ ہے۔
بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوہر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔
قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔
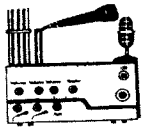
پروپرائیٹر محمد عثمان
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

دکھی انسانیت کے نام

آج ہمارا انسانیت عطائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہوجائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم ازکم ایک لاکھ ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوائی، کوئی زہریلی دوائی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	شوگر	رعشہ	بلڈ پریشر	پتھری پتہ	امراض مردانہ	عرق النساء	بال سفید ہونا	دل کا وال بند ہونا	ہیموفیلیا
شقیقہ	سلسل البول	مالی خولیا	کولیسٹرول	یوریا	امراض زنانہ	مہرے ہل جانا	بال چڑ	اعصابی کمزوری	بے اولادی
بے خوابی	سوکڑا	ٹینشن	دل کا دورہ	نقطیر البول	وجع المفاصل	ضعیف وکمزور	گنجا پن	یرقان	کمی ہارمونز
بند نزلہ	سنگ ہنی	کیرا	ابھارہ	گنگرین	تحجر المفاصل	برص	کمی خون	استسقاء	عنانت
لکنت	بول بستری	دمہ	السر	بواسیر	گیٹھیا	رسولیاں	جنون	لیوکیمیا	ایڈز وسپرمیا
پتھری گردہ	مرگی	ٹی بی	اماس	اولادِ نرینہ	نقرس	دبلا پن	دل میں سوراخ	تھیلا سیمیا	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

پنجاب بینک اکاؤنٹ نمبر
0047930009
برانچ نمبر 0214 لائف کرنٹ اکاؤنٹ
میزان بینک اکاؤنٹ نمبر
0101053034
برانچ نمبر 7001 سیونگ اکاؤنٹ
الائیڈ بینک اکاؤنٹ نمبر
0010000692380027
برانچ نمبر 0479
الائیڈ ایزی کرنٹ اکاؤنٹ
یو بی ایل اومنی اکاؤنٹ نمبر
03457545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور Jazz:0345-7545119, Telnor:0313-7545119

گولڈن ایمپلی فائر
عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔
چوک نیا میں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔
نام ہی کافی ہے

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نام ہی کافی ہے
ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا میں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804, 4226706-0300-6430029
محمد زیشان ربانی 0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ہارمونیک)
سپر سٹار ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
حافظ آباد روڈ چوک نیا میں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

تشنگان علم کیلئے **عظیم خوشخبری**

جامعہ دارالاسلام (رجسٹرڈ) ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور

کہنہ مشق اور ماہر اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں

زیر نگرانی

شیخ القرآن والحدیث فضیلۃ الشیخ

ثناء اللہ صدیقی صاحب حفظہ اللہ

خطیب مرکزی جامع مسجد ڈھولن ہٹھاڑ

20 شعبان سے 20 رمضان تک

دورۃ الصرف والنحو

ان شاء اللہ

کا اہتمام کیا گیا ہے

دورہ میں عربی گرائمر سے آگاہی کیلئے مبتدی اور محنتی طلباء کیلئے اہم صرفی ونحوی نکتہ جات

- صیغ مشکلہ اور اشتقاقی مادہ کا علم
- عربی عبارت کی درستگی پر خصوصی توجہ
- قرآن مجید کے آخری دو پارے ترجمہ تراکیب کے ساتھ
- دورہ میں شمولیت کرنے والے طلباء کیلئے سحری وافطاری کا بہترین انتظام ہوگا
- عبارت کی درستگی کیلئے نخبۃ الصحیحین سے تمرین
- سکول وکالجز کے طلباء بھی شریک ہوسکتے ہیں
- دورہ کے اختتام پر قیمتی انعامات واسناد دی جائیں گی

اعلان داخلہ

نئے تعلیمی سال کیلئے **10 شوال** سے تمام شعبہ جات میں **داخلے** شروع ہوں گے

حافظ **مشتاق احمد** رئیس جامعہ دارالاسلام ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور

0300-6570889-0305-7130686

جملہ اسٹیشنری کے لئے رابطہ کریں 0300-0320-0333-0313 0300-9354701 Irfansattar1977@gmail.com

آپ بھی اپنے ہر لمحے کو کار آمد بنا سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بامقصد زندگی کے لیے پیدا کیا ہے، جس کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے، کیا آپ اپنے آپ، اپنی اولاد، گھر، ادارے اور اپنی تجارت کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں؟

تصوراتی حکمتِ عملی
Strategic Vision

حکمت عملی پر مبنی تنظیم وقت
Strategic Time Management

خصوصیات

- کیا آپ ذاتی، ادارتی، تجارتی اور تنظیمی وژن (Vision) بنانا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ادارے کی کارکردگی بہتر بنانے کے خواہش مند ہیں؟
- کیا آپ گھریلو، ادارتی، تنظیمی اور جماعتی اختلافات سے پریشان ہیں؟
- کیا آپ اپنے وقت کو قیمتی بنا کر کامیاب انسان بننا پسند کرتے ہیں؟
- کیا کم وقت میں زیادہ اور بہتر کام کر کے اپنے ادارے کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ زیادہ کام اور ناقص کارکردگی سے پریشان رہتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ادارے، تجارت، اور اولاد سے 100% رزلٹ کے متمنی ہیں؟
- کیا نصاب تعلیم بروقت ختم نہ ہونے سے آپ پریشان ہیں؟
- کیا آپ اپنے سٹاف کی ناقص کارکردگی سے غیر مطمئن ہیں؟
- کیا آپ سالانہ، ماہانہ، ہفتہ وار اور روزانہ کا ہدف بنا کے کام کو آسان بنانے کے خواہش مند ہیں؟
- کیا آپ دعوت دین کو مؤثر بنانے کے خواہش مند ہیں؟

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو

صرف ایک بار وقت نکالیں اور ہمیشہ کی پریشانی سے نجات پائیں،

کیوں کہ

لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی۔

الحمد للہ

الامانہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کے مشہور بڑے دینی، عصری اور تجارتی اداروں کی ٹریننگ کے ذریعے مینجمنٹ کی جا چکی ہے، جس کے ذریعے الحمد للہ ان کے نتائج میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

ٹریننگ کا دورانیہ

ایک ٹریننگ: 2، یا 3 دن

وقت: کم از کم 18 گھنٹے

ٹریننگ کرنے کا طریقہ

انفرادی ٹریننگ: اگر آپ ٹریننگ کرنے کے خواہش مند ہیں تو مندرجہ ذیل موبائل یا ای میل پہ رجسٹریشن کروالیں۔

ادارتی ٹریننگ: اگر آپ اپنے ادارے کی ٹریننگ یا مینجمنٹ کے خواہش مند ہیں تو صبح 9 تا 12 بجے فون کر کے وقت طے کر لیں۔

کامیاب لوگ اور کامیاب ادارے وقت سے پہلے سوچتے اور تیاری کرتے ہیں، لہٰذا آپ بھی رمضان کے بعد نئے تعلیمی سال کے لیے ابھی سے تیاری کریں۔

مدارس و جامعات کے لیے انتہائی سستے اور مناسب پیکجز

AL AMANAH FOUNDATION (Regd)
www.alamanahpk.com, info@alamanahpk.com
arhiiui@gmail.com
Cell# 0092-0333-5254269

عبد الرحمن حفیظ
الامانہ فاؤنڈیشن اسلام آباد

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876